بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 40

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

3 صفر 1441 ہجری قمری • 3 اخاء 1398 ہجری شمسی • 3 اکتوبر 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَہِنُوۡا
وَلَا تَحۡزَنُوۡا
وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ
اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾

(آل عمران:140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 ستمبر 2019 کو جلسہ گاہ ہالینڈ (نن سپیٹ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی اس وقت اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قرآن کا نام ذکر رکھنے کی وجہ

اب دیکھو قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے اس لئے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے ......قرآن کوئی نئی تعلیم نہیں لایا بلکہ اس اندرونی شریعت کو یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم ہے، ایثار ہے، شجاعت ہے، جبر ہے، غضب ہے، قناعت ہے وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اسے یاد دلایا۔ جیسے فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ (الواقعة:79) یعنی صحیفۂ فطرت میں کہ جو چھپی ہوئی کتاب تھی اور جس کو ہر ایک شخص نہ دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا نام ذکر بیان کیا تا کہ وہ پڑھی جاوے تو وہ اندرونی اور روحانی قوتوں اور اس نور قلب کو جو آسمانی ودیعت انسان کے اندر ہے، یاد دلاوے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھیج کر بجائے خود ایک روحانی معجزہ دکھایا تا کہ انسان ان معارف اور حقائق اور روحانی خوارق کو معلوم کرے جن کا اسے پتہ نہ تھا مگر افسوس کہ قرآن کی اس علّت غائی کو چھوڑ کر جو هُدًى لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرة:3) ہے، اس کو صرف چند قصص کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے اور نہایت بے پروائی اور خود غرضی سے مشرکین عرب کی طرح اساطیر الاولین کہہ کر ٹالا جاتا ہے۔ وہ زمانہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اور قرآن کے نزول کا۔ جب وہ دنیا سے گمشدہ طاقتوں کو یاد دلانے کیلئے آیا تھا۔ اب وہ زمانہ آ گیا جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی کہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے قرآن نہ اترے گا۔ سو اب تم ان آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ لوگ قرآن کیسی خوش الحانی اور عمدہ قرأت سے پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں گزرتا۔ اس لئے جیسے قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے۔ اس ابتدائی زمانہ میں انسان کے اندر چھپی ہوئی اور فراموش ہوئی ہوئی صداقتوں اور ودیعتوں کو یاد دلانے کیلئے آیا تھا۔

اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلم آیا

اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ واثقہ کی رو سے کہ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلّم آیا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعة:4) کا مصداق اور موعود ہے۔ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ میں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی طرف عود کر کے کہتا ہوں کہ آپ نے اس زمانہ ہی کی بابت خبر دی تھی کہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہ اُترے گا۔ اب ہمارے مخالف، نہیں نہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی قدر نہ کرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر دھیان نہ دینے والے خوب گلے مروڑ مروڑ کر یٰعِیۡسٰی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران:56) اور فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ (المائدة:118) قرآن میں عجیب لہجہ سے پڑھتے ہیں۔ لیکن سمجھتے نہیں اور افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی ناصح مشفق بن کر سمجھانا چاہے تو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ نہ کریں۔ اتنا تو کریں کہ اس کی بات ہی ذرا سن لیں۔ مگر کیوں سنیں؟ وہ گوش شنوا بھی رکھیں۔ صبر اور حسن ظن سے بھی کام لیں۔ اگر خدائے تعالیٰ فضل کے ساتھ زمین کی طرف توجہ نہ کرتا تو اسلام بھی اس زمانہ میں مثل دوسرے مذہبوں کے مردہ اور ایک قصہ کہانی سمجھا جاتا۔ کوئی مردہ مذہب کسی دوسرے کو زندگی نہیں دے سکتا لیکن اسلام اس وقت زندگی دینے کو تیار ہے لیکن چونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ کوئی کام خدا تعالیٰ بغیر اسباب کے نہیں کرتا۔ ہاں یہ امر جدا ہے کہ وہ اسباب ہم کو دکھائی دیں یا نہ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے انوار اترتے ہیں جو زمین پر پہنچ کر اسباب کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی۔ اس وقت اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 71 تا 83، مطبوعہ 2018 قادیان)

ضروری اعلان بابت جلسہ سالانہ قادیان

دسمبر 2019 میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق اخبار بدر قادیان میں اعلان ہوتا رہا ہے کہ یہ جلسہ 125 واں جلسہ سالانہ ہے۔ اس تاریخی جلسہ کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض خصوصی پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جس کی اطلاع بذریعہ سرکلر جماعتوں کو دی گئی ہے۔

اسی دَوران ''شعبہ تاریخ احمدیت قادیان'' کی تحقیق وجائزہ کی روشنی میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ اطلاع دی گئی کہ:

2019 میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ 125 واں جلسہ سالانہ نہیں بلکہ 126 واں جلسہ سالانہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کی منظوری فرمائی اور پروگراموں کو بھی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قارئین بدر مطلع رہیں۔ (قائم مقام ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آج اسلام کا احیائے نو اور دنیا کا امن صرف نظام خلافت کو قبول کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں ہی ہے
آپ نے ہمیشہ اس عظیم مقدس نظام کے ساتھ چمٹے رہنا ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ
آپ کی آئندہ نسلیں بھی خلافتِ احمدیہ کی پناہ، راہنمائی اور حفاظت میں ہیں

مَیں آپ سب کو میرے خطبات جمعہ اور مختلف مواقع پر کیے جانے والے خطابات بھی باقاعدگی سے سننے کی طرف توجہ دلاتا ہوں
یہ نہ صرف آپ کے علم میں اضافے اور اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر ایمان میں اضافے کا باعث بنے گا
بلکہ خلافت احمدیہ جیسے الٰہی سلسلے کے ساتھ آپ کے وفا کے تعلق کو مضبوط تر کرنے کا بھی باعث بنے گا

جماعت احمدیہ ہیٹی کے تیسرے جلسہ سالانہ منعقدہ 23و24/مارچ 2019ء
کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

احمدیہ مسلم جماعت ہیٹی کے پیارے ممبران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ 23 اور 24 مارچ 2019ء کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ آپ کے جلسہ کو کامیاب کرے اور برکت دے اور یہ کہ تمام شرکا اس منفرد مذہبی اجتماع میں حصہ لے کر بہت زیادہ روحانی فوائد اور بے شمار افضال حاصل کر سکیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے جلسوں کو منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس مقدس ماحول سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنی اصلاح کر سکیں۔ یہ اجتماعات ہمارے عقیدے کو مضبوط بنانے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں، یہ وہ راستہ ہے جو ہمارے اندر خدا کے سچے خوف کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ہمارے دلوں میں ہمدردیٔ خلق، احسان اور نیکی کو پروان چڑھانے کا باعث بنتا ہے۔ یہ جماعت کے اندر ہم آہنگی اور بھائی چارے کا ایک ذریعہ بنتا ہے، اور یہ ہمیں نہ صرف ایک دوسرے کا خیال رکھنے بلکہ بنی نوع انسان کے لیے بھی ایک عمدہ مثال بناتا ہے۔ ہمیں اپنے اندر حلم اور بردباری پیدا کرنی چاہیے۔ سب سے اہم یہ کہ ہمیں اسلام کی خدمت کے لیے ہمت وحوصلہ اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

لہٰذا جلسہ کے یہ ایام ہمیں فرض نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی میں گزارنے چاہئیں۔ آپ کے خیالات پاک اور آپ کی توجہ اللہ تعالی کی طرف ہونی چاہیے۔ جس کے نتیجے میں آپ ہر برائی سے محفوظ رہیں گے۔ یہی عبادت کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرض نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اگر ایک شخص باقاعدگی سے فرض عبادات کی ادائیگی کرتا ہے تو نتیجۃً یہ عبادت اسے ذکرِ الٰہی کی طرف متوجہ رکھتی ہے چنانچہ پنجوقتہ فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنے روحانی معیاروں کو بلند کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے ایک پختہ تعلق استوار کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو تم خدا کے نزدیک میری جماعت تب شمار کیے جاؤ گے جب تم حقیقی راستبازی اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے، پس تم اپنی پنجگانہ نمازوں کو ایسے خوف اور توجہ سے ادا کرو گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔‘‘

میں آپ سب کو میرے خطبات جمعہ اور مختلف مواقع پر کیے جانے والے خطابات بھی باقاعدگی سے سننے کی طرف توجہ دلاتا ہوں یہ نہ صرف آپ کے علم میں اضافے اور اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر ایمان میں اضافے کا باعث بنے گا بلکہ خلافت احمدیہ جیسے الٰہی سلسلے کے ساتھ آپ کے وفا کے تعلق کو مضبوط تر کرنے کا بھی باعث بنے گا۔

نیز آپ کو اپنے بچوں کو بھی خدا کے اس خاص فضل یعنی خلافت کے بارے میں بتانا ہے اور ہمیشہ خلیفۂ وقت کا وفادار رہنے کا درس دینا ہے۔ آج اسلام کا احیائے نو اور دنیا کا امن صرف نظام خلافت کو قبول کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں ہی ہے، آپ نے ہمیشہ اس عظیم مقدس نظام کے ساتھ چمٹے رہنا ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی خلافتِ احمدیہ کی پناہ، راہنمائی اور حفاظت میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسے کو اپنے خاص فضل سے بہت کامیاب بنائے اور آپ سب کے تقویٰ کے معیاروں کو بلند اور روحانیت میں اضافے کا سبب بنائے، میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی زندگیوں میں حقیقی روحانی تبدیلی پیدا کرتے ہوئے آپ کو تقویٰ، راستبازی، خدمت اسلام اور انسانیت کے بلند معیاروں کو چھونے کی توفیق دے، اللہ آپ سب کو برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/مارچ 2016)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

خطبہ جمعہ

آپ میں سے اکثر جو اس وقت یہاں موجود ہیں، وہ جو انصار اللہ کی عمر کے ہیں وہ انصار بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہیں

’’نُعَیمان کے لیے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے‘‘

عجیب پیار اور محبت اور مزاح کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں، یہ صرف خشک مجلسیں نہیں ہوتی تھیں

حضرت نُعَیمانؓ ......کی طبیعت میں بھی مزاح پایا جاتا تھا

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوا کرتے تھے

’’ہمارے ساتھ صرف وہی جنگ میں جائے گا جو ہمارے دین پر ہے‘‘

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ نبیؐ

حضرت نُعَیمان بن عَمرو اور حضرت خُبَیب بن اساف رضی اللہ عنہما کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (ربوہ)، مکرم محمد شمشیر خان صاحب (نا ندی، فجی) اور

مکرمہ فاطمہ محمد مصطفیٰ صاحبہ (کردستان حال ناروے) کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جمعہ و عصر کے بعد نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2019ء بمطابق 13 تبوک 1398 ہجری شمسی

بر موقع اجتماع مجلس انصار اللہ و لجنہ اماء اللہ برطانیہ (بمقام کنٹری مارکیٹ، بورڈن، ہمپشئر، یوکے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

بدری صحابہ کے بیان کا جو سلسلہ میں نے شروع کیا ہوا ہے وہی آج بھی بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے انصار اللہ کو اجتماع کے حوالے سے یہ بھی بتا دوں کہ وہ صحابہ جن میں انصار بھی تھے اور مہاجر بھی تھے انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں اور نہ صرف قربانیوں کے بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے اور اخلاص و وفا کے عجیب نمونے دکھائے۔ آپ میں سے اکثر جو اس وقت یہاں موجود ہیں، جو انصار اللہ کی عمر کے ہیں، وہ انصار بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں۔ وہ اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہیں کہ ہمارے سامنے جو نمونے پیش کیے گئے تھے ان پر ہم کس حد تک چلنے والے اور عمل کرنے والے ہیں۔

اس تمہید کے بعد اب میں مضمون شروع کرتا ہوں۔ پہلا جو بیان ہے وہ حضرت نُعَیمان بن عَمروؓ کا ہے جو ذکر کیا جائے گا۔ حضرت نعمانؓ کا نام نعمان بھی ملتا ہے اور نُعَیمان بھی۔ اور ان کے والد کا نام عَمرو بن رِفاعہ اور والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عمرو تھا۔ حضرت نُعَیمانؓ کی اولاد میں محمد، عامر، سَبْرَۃ، لُبَابَہ، کَبْشَہ، مریم اور اُمِّ حَبِیب، اَمَۃُ اللہ اور حَکِیمہ کا ذکر ملتا ہے۔ ابنِ اسحاق کے نزدیک حضرت نُعَیمان بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ہم راہ شامل ہوئے تھے۔ حضرت نعمان غزوۂ بدر، احد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ شریک رہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُعَیمان کے لیے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت نُعَیمانؓ کی وفات حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں 60 ہجری میں ہوئی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 257 وَمِنْ بَنِی غَنْمِ النعمان بن عمرو۔ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (الکامل فی التاریخ جلد 3 صفحہ 405 ذکر عدۃ حوادث۔ سنۃ 60، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2006ء)

حضرت اُمِّ سَلَمہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل بُصریٰ جو ملک شام کا ایک قدیم اور مشہور شہر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے ہمراہ شام کے تجارتی سفر کے دوران اسی شہر میں قیام کیا تھا اور اسی طرح جب حضرت خدیجہؓ کا سامان شام کی طرف لے کر گئے تھے تو اس وقت بھی اسی جگہ پر قیام کیا تھا اور اس سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت خدیجہ کا غلام مَیْسَرَہ بھی تھا۔ بہرحال حضرت ابوبکرؓ جب وفات سے ایک سال قبل تجارت کے لیے اس طرف گئے تو ان کے ساتھ نُعَیمان اور سُوَیبِطْ بن حَرْمَلَہ نے بھی سفر کیا اور یہ دونوں جنگِ بدر میں بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ اس سفر میں نُعَیمان زادِ راہ پر متعین تھے اور اسی سفر کا واقعہ ہے جب ان کے ساتھی نے حضرت نُعَیمانؓ کو ایک قوم کے پاس مذاق مذاق میں فروخت کر دیا تھا۔ یہ واقعہ مَیں حضرت سُوَیبِطؓ کے ضمن میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ بہرحال کچھ مختصر بیان کر دیتا ہوں۔ سُوَیبِطؓ جو ان کے ساتھی تھے ان کی طبیعت میں مزاح تھا بلکہ بعض روایات سے پتا لگتا ہے کہ دونوں ہی، حضرت نعمانؓ بھی اور حضرت سُوَیبِطؓ بھی آپس میں بڑے بے تکلف تھے، مذاق کیا کرتے تھے اور ان کی طبیعت میں مزاح تھا۔ تو انہوں نے سفر کے دوران نعمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک حضرت ابوبکرؓ نہیں آئیں گے، جو کہیں باہر گئے ہوئے تھے، کھانا نہیں دوں گا۔ سُوَیبِطؓ نے اس پر کہا کہ اگر تم نے مجھے کھانا نہ دیا تو پھر میں ایسی باتیں کروں گا جس پر تمہیں غصہ آئے۔ راوی نے کہا کہ ان کا اس دوران ایک قوم کے پاس سے گزر ہوا تو سُوَیبِطْ نے ان سے کہا کہ کیا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے۔ بہرحال کچھ وقفے کے بعد چند دنوں کے بعد یا کچھ سفر میں چلتے چلتے ہی اس وقت یہ ذکر ہوگا۔ تو اس قوم کو حضرت سُوَیبِطْ نے کہا کہ میرے سے غلام خریدو گے۔ قوم نے کہا ہاں خریدیں گے تو سُوَیبِطْ نے اس پر ان کو کہا کہ وہ بڑا بولنے والا ہے اور یہی کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں اور جب وہ تمہیں یہ بات کہے کہ تم اس کو چھوڑ دو تو پھر یہ نہ ہو کہ تم میرے غلام کو خراب کرنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ہم اسے تجھ سے خریدنا چاہتے ہیں اور انہوں نے اسے دس اونٹنیوں کے عوض خرید لیا۔ پھر وہ لوگ نُعَیمان کے پاس آئے اور ان کے گلے میں پگڑی یا رسی ڈالی تا کہ غلام بنا کے لے جائیں۔ نُعَیمانؓ ان سے بولے کہ یہ شخص تم سے مذاق کر رہا ہے میں تو آزاد ہوں۔ غلام نہیں ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس نے تمہارے بارے میں پہلے ہی ہمیں بتا دیا تھا۔ بہرحال وہ زبردستی انہیں ساتھ لے گئے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور لوگوں نے اس کے متعلق بتایا تو پھر آپ ان لوگوں کے پیچھے گئے، اس قوم کے پیچھے گئے اور ان کو اونٹنیاں واپس دیں اور نعمان کو واپس لے آئے۔ راوی نے بتایا کہ جب یہ لوگ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو بتایا تو راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ بڑا ہنسے اور ایک سال تک ان میں یہ لطیفہ بنا رہا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المزاح حدیث 3719۔ معجم البلدان جلد 2 صفحہ 348 ’’بصریٰ‘‘ فرہنگ سیرت صفحہ 58 ’’بصریٰ‘‘)

بعض جگہ بعض کتابوں میں اس فرق کے ساتھ یہ واقعہ ملتا ہے کہ فروخت کرنے والے حضرت سُوَیبِطؓ نہیں تھے بلکہ حضرت نعمان تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 صفحہ 354 سُوَیبِطُ بن حرملہ دار الفکر بیروت لبنان 2003ء)

بہرحال دونوں کے بارے میں ہی یہ روایت آتی ہے۔ حضرت نُعَیمانؓ کے بارے میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ ان کی طبیعت میں بھی مزاح پایا جاتا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوا کرتے تھے۔

رَبِیْعَہ بن عُثْمان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بَدُّو آیا اور مسجد میں داخل ہو کر اس نے اپنے اونٹ کو صحن میں بٹھا دیا۔ اس پر بعض صحابہ نے حضرت نعمانؓ سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو ہم اسے کھائیں گے کیونکہ ہمیں گوشت کھانے کا بڑا دل کر رہا ہے۔ اور بہر حال یہ بدو کا اونٹ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب شکایت ہو گی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تاوان ادا کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت نعمانؓ نے ان کی باتوں میں آ کے اونٹ ذبح کر دیا اور جب بدو باہر نکلا اور اپنی سواری کو اس حالت میں دیکھا تو شور مچانے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ ذبح ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا نعمان نے۔ یہ کرنے کے بعد نعمان وہاں سے چلے گئے۔ کہیں جا کے چھپ گئے تو آپؐ ان کی تلاش میں نکلے۔ بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ انہیں حضرت ضُبَاعَہ بنتِ زُبیر بن عبدالمطلبؓ کے ہاں چھپا ہوا پایا۔ جہاں وہ چھپے ہوئے تھے وہاں ایک شخص نے اپنی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کہیں نظر نہیں آ رہا۔ بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہاں سے نکالا اور فرمایا کہ یہ حرکت تم نے کیوں کی ہے؟ تو نعمان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جن لوگوں نے آپؐ کو میرے بارے میں خبر دی ہے کہ میں نے یہ ذبح کیا، انہوں نے ہی مجھے اس پہ اکسایا تھا۔ انہوں نے ہی مجھے کہا تھا اور یہ بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں اس کا تاوان دے دیں گے، قیمت ادا کر دیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کے نعمانؓ کے چہرے کو چھوا، اپنا ہاتھ لگایا اور مسکرانے لگے اور آپؐ نے اس بدو کو اس اونٹ کی قیمت ادا کر دی۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 4 صفحہ 332 نُعَیْمان بن عمرو دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

(الفکاھۃ والمزاح از زبیر بن بکار صفحہ 24-25 مطبوعہ 2017ء)

زُبیر بن بَکَّار اپنی کتاب اَلْفُکَاھَۃ والمِزَاح میں حضرت نعمانؓ کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: مدینے میں جب بھی کوئی پھیری والا داخل ہوتا، باہر سے کوئی تاجر کوئی چیز لے کر آتا تو حضرت نعمانؓ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی چیز خرید لیتے اور وہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور یہ عرض کرتے کہ آپؐ کے لیے میری طرف سے تحفہ ہے۔ جب اس چیز کا مالک حضرت نعمانؓ سے اس کی قیمت لینے کے لیے آتا۔ وہاں پھر رہے ہوتے تھے۔ بتا دیتے تھے کہ میں وہاں رہتا ہوں۔ بعد میں قیمت بھی لے لیتے تھے۔ واقف ہوتے تھے۔ بہر حال جب وہ قیمت لینے آتا تو وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور عرض کرتے کہ اسے اس کے مال کی قیمت ادا کر دیں۔ یہ چیز جو میں نے خریدی تھی اور آپؐ کو دی تھی اس کی قیمت ادا کر دیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کیا تم نے یہ چیز مجھے بطور تحفہ نہیں دی تھی تو وہ کہتے یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میرے پاس اس چیز کی ادائیگی کے لیے کوئی رقم نہیں تھی تاہم میرا شوق تھا کہ اگر وہ کھانے کی چیز ہے تو آپؐ اسے کھائیں۔ رکھنے کی چیز ہے تو آپؐ اسے رکھیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگتے اور اس چیز کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرنے کا حکم فرماتے۔

(ماخوذ از الفکاھۃ والمزاح از زبیر بن بکار صفحہ 27، مطبوعہ 2017ء)

تو یہ عجیب پیار اور محبت اور مزاح کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ یہ صرف خشک مجلسیں نہیں ہوتی تھیں۔

دوسرا ذکر جو آج ہو گا وہ حضرت خُبَیب بن اِسَافؓ کا ہے۔ حضرت خُبَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جُشَم سے تھا اور حضرت خُبَیبؓ کا نام ایک دوسرے قول کے مطابق حَبِیب بن یَسَاف بھی بیان ہوا ہے۔ ان کے والد کا نام اِساف ہے جبکہ ایک دوسرے قول کے مطابق یَسَافُ بھی بیان ہوا ہے۔ اسی طرح ان کے دادا کا نام عِتْبَہ کے علاوہ عِنَبَہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 467، الانصار ومن معھم/من بنی جشم، دارالکتب العلمیۃ 2001ء)

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 275 ومن بنی جشم ………… خُبیب بن یساف، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 683 حبیب بن یساف مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت خُبَیبؓ کی والدہ کا نام سلمیٰ بنتِ مسعود تھا۔ ان کی اولاد میں سے ایک بیٹا ابو کثیر تھا جس کا نام عبداللہ تھا جو جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبَیّ بن سَلُول کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ دوسرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا جو ام وَلَد کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ ایک بیٹی اُنَیسہ تھی جو زینب بنت قیس کے بطن سے پیدا ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت خُبَیبؓ نے ان کی بیوہ یعنی حضرت ابوبکرؓ کی بیوہ حَبِیبَہ بنتِ خارجہ سے شادی کی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 275-276 ومن بنی جشم ………… خُبیب بن یساف، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 153 خُبیب بن اساف دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

حضرت خُبَیب بے شک ہجرتِ مدینہ کے وقت مسلمان نہ تھے لیکن پھر بھی انہیں ہجرتِ مدینہ کے وقت مہاجرین کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ مسلمان نہیں تھے لیکن انہوں نے بڑی میزبانی کی، مہمان نوازی کی۔ حضرت طلحہ بن عبداللہؓ اور حضرت صُہَیب بن سِنانؓ ان کے گھر ٹھہرے۔ البتہ ایک دوسرے قول کے مطابق حضرت طلحہ، حضرت اَسْعَد بن زُرَارہ کے گھر ٹھہرے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 338، منزل طلحہ وصہیب، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت خُبَیب کے ہاں قبا میں سُنُح کے مقام پر قیام کیا تھا۔ یہ سُنُح ایک جگہ کا نام ہے جو مدینے کے اطراف بلند دیہات میں ہے۔ جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے اس کو کہتے ہیں۔ جبکہ دوسری روایت کے مطابق حضرت ابوبکرؓ حضرت خَارِجَہ بن زیدؓ کے گھر ٹھہرے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 348، منزل ابی بکر بقباء، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء۔ لُغات الحدیث جلد 2 صفحہ 373 ”سنح“)

غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 276 ومن بنی جشم ………… خُبیب بن یساف، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

ایک روایت کے مطابق خُبَیبؓ کا مدینے میں پڑاؤ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لیے روانہ ہو گئے۔ تب یہ راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور اسلام قبول کیا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ المجلد الثالث صفحہ 152 خُبیب بن اساف دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

صحیح مسلم میں حضرت خُبَیبؓ کے اسلام قبول کرنے کا ذکر یوں ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے یہ روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے۔ جب آپؐ حَرَّۃُ الْوَبَرَۃ جو مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے وہاں پہنچے تو آپؐ کو ایک شخص ملا جس کی جرأت اور بہادری کا ذکر کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جب اسے دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ جب وہ آپؐ سے ملا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؐ کے ساتھ جانے اور آپؐ کے ساتھ مالِ غنیمت میں حصہ پانے کے لیے آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں ایمان نہیں لاتا۔ مسلمان نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ واپس چلے جاؤ کیونکہ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ چلا گیا یہاں تک کہ پھر جب آپؐ شجرۃ پہنچے جو ذوالحلیفہ، یہ مدینہ سے چھ سات میل کے فاصلے پر مقام ہے اور شجرۃ اس کے پاس ہی ایک مقام ہے۔ بہر حال وہاں جب پہنچے تو وہ شخص پھر آپؐ کو ملا اور پھر ویسا ہی کہا جیسا پہلی مرتبہ کہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ویسے ہی فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ۔ مَیں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔ پھر وہ لوٹا اور آپ کو بَیدَاء جو ہے (ذُوالحُلَیفَہ، مدینہ سے چھ یا سات میل کے فاصلے پر ایک اَور مقام ہے۔ شجرۃ اس کے پاس ہی ایک مقام ہے اور بَیدَاء مقام بھی ادھر ہی ہے۔ یہ دونوں جگہ قریب قریب ہیں بہر حال) پھر وہاں ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا کہ مشرک سے ہم مدد نہیں لیں گے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ چلو اب تم میرے ساتھ جا سکتے ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافر………… الخ حدیث (1817)) (معجم البلدان جلد 3 صفحہ 142۔ اکمال المعلم بفوائد المسلم جزء 4 صفحہ 181 کتاب الحج باب امراھل المدینہ دارالوفاء 1998ء)

اس روایت کی شرح میں ذکر کیا گیا ہے کہ جس شخص کے اسلام قبول کرنے کا ذکر اس روایت میں کیا گیا ہے وہ حضرت خُبَیبؓ تھے۔

(البحر المحیط الثجاج فی شرح صحیح الامام مسلم بن الحجاج جلد 31 صفحہ 620 مطبوعہ دار ابن الجوزی ریاض 1434 ہجری)

حضرت خُبَیب بن اِسافؓ کے اسلام قبول کرنے اور غزوۂ بدر میں شرکت کا ذکر کرتے ہوئے علامہ نور الدین حلبی اپنی کتاب سیرۃِ حلبیہ میں بیان کرتے ہیں کہ

مدینے میں حَبِیب بن یَسَافؓ نامی ایک طاقتور اور بہادر شخص تھا۔ یہ حضرت خُبَیب بن اِسَافؓ کا دوسرا نام ہے جو سیرت کی کتب میں لکھا ہوا ہے۔ بہر حال یہ شخص قبیلہ خزرج کا تھا۔ غزوۂ بدر تک مسلمان نہیں ہوا تھا مگر یہ بھی اپنی قوم خزرج کے ساتھ جنگ جیتنے کی صورت میں مالِ غنیمت ملنے کی امید میں جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ مسلمان اس کے ساتھ نکلنے پر بہت خوش ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ صرف وہی جنگ میں جائے گا جو ہمارے دین پر ہے۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم واپس جاؤ ہم مشرک کی مدد نہیں لینا چاہتے۔ حَبِیب کو یا خُبَیب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ واپس لوٹا دیا تھا۔ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تُو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا ہاں اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر اس نے نہایت بہادری کے ساتھ زبردست جنگ کی۔

(السیرۃ الحلبیہ الجزء الثانی صفحہ 204 باب ذکر مغازیہ ﷺ/غزوۃ بدر الکبریٰ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

مسند احمد بن حنبل میں حضرت خُبَیبؓ اپنے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کی تفصیلات یوں بیان کرتے ہیں کہ:

میں اور میری قوم کا ایک اَور آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے کی تیاری فرما رہے تھے اور ہم نے اس وقت اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ یقیناً ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم تو جنگ کے لیے جا رہی ہو اور ہم اس میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم دونوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ہم نے عرض کیا نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً ہم مشرکوں کے خلاف مشرکوں کی مدد نہیں چاہیں گے۔ مشرکوں کے خلاف جنگ ہو رہی ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے ہم مشرکوں سے ہی مدد لیں۔ وہ کہتے ہیں یعنی حضرت خُبَیبؓ کہتے ہیں کہ اس پر ہم نے اسلام قبول کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس غزوے میں شامل ہوئے۔ میں نے اس جنگ میں ایک

شخص کو قتل کیا اور اس نے بھی مجھے چوٹ پہنچائی۔ پھر اس کے بعد جب میں نے اس مقتول شخص کی بیٹی سے شادی کر لی تو وہ کہا کرتی تھی کہ تم اس آدمی کو بھلا نہ سکو گے جس نے تمہیں یہ زخم لگایا ہے۔ اس پر میں کہتا تھا کہ تم بھی اس آدمی کو بھلا نہ پاؤ گی جس نے تمہارے باپ کو جلد آگ میں پہنچایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 411، حدیث 15855 جدّ خُبیب، عالم الکتب بیروت۔ لبنان 1998ء)

غزوۂ بدر میں حضرت خُبیب بن اِساف رضی اللہ عنہ نے قریشِ مکہ کے سردار اُمَیّہ بن خلف کو قتل کیا تھا جس کا اختصار کے ساتھ مقتول کے نام کا تذکرہ کیے بغیر مسند احمد بن حنبل کی روایت میں تذکرہ ہوا ہے شادی والا واقعہ جو ہے۔

اس واقعہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے علامہ نورالدین حلبی اپنی کتاب 'سیرۃ حلبیہ' میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میدانِ بدر میں مجھے اُمَیّہ بن خلف ملا۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں میرا دوست تھا۔ امیہ کے ساتھ اس کا بیٹا علی بھی تھا جس نے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ یہ علی ان مسلمانوں میں سے تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ہجرت سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ اس وقت ان کے رشتے داروں نے انہیں اسلام سے پھیرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اسلام قبول کیا تھا اور پھر اسلام سے پھر گئے اور پھر یہ لوگ کفر کی حالت میں مر گئے۔ ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ (النساء:98) یقیناً وہ لوگ جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں رہے؟ وہ جواباً کہتے ہیں کہ ہم تو وطن میں بہت کم زور بنا دیے گئے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں میں حارِث بن رَبِیعہ، ابوقیس بن فاکِہ، ابوقیس بن ولید، عاص بن مُنَبِّہ اور علی بن امیہ تھے۔ علامہ نورالدین حلبی لکھتے ہیں کہ کتاب سیرت ہِشَامِیہ میں لکھا ہے کہ ان لوگوں نے جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکّے میں تھے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو ان لوگوں کو ان کے آباء اور رشتے داروں نے مکّے میں ہی روک لیا اور انہیں آزمائش میں ڈالا جس کے نتیجے میں یہ لوگ فتنے میں پڑ گئے اور اسلام سے پھر گئے، اسلام چھوڑ دیا۔ پھر وہ غزوۂ بدر کے وقت اپنی قوم کے ساتھ نکلے اور یہ سب وہاں قتل ہوئے۔ اس سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اپنے دین سے نہیں پھرے تھے جبکہ پہلی روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکّے سے ہجرت کرنے سے قبل کفر کی طرف لوٹ چکے تھے۔

بہرحال حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس کئی زرہیں تھیں جنہیں میں نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس وقت جنگ کا واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ جب امیہ نے مجھے دیکھا تو مجھے میرے جاہلیت کے نام سے اے عبد عمرو! کہہ کر پکارا۔ میں نے اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا تو فرمایا تھا کہ کیا تم اس نام کو چھوڑنا پسند کرو گے جو تمہارے باپ دادا نے رکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! تو امیہ نے کہا کہ میں تو رحمان کو نہیں جانتا۔ جب امیہ نے مجھے میرے نام سے پکارا۔ جب دوبارہ عبدالرحمٰن کہا تو پھر میں نے جواب دیا۔ بہرحال بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جب امیہ نے انہیں ان کے پرانے نام سے پکارا تھا تو وہ سمجھ تو گئے تھے کہ اس کے مخاطب وہی ہیں مگر انہوں نے اس پکار پر اس لیے جواب نہیں دیا کہ پکارنے والے نے ان کو ایک بُت کا بندہ کہہ کر پکارا تھا اور ساتھ ہی اس بات کا بھی بڑی حد تک امکان ہے کہ وہ سمجھے ہی نہ ہوں کہ کس کو پکارا گیا ہے کیونکہ وہ نام چھوڑے ہوئے کافی عرصہ ان کو ہو گیا تھا۔ پھر جب امیہ نے انہیں ان کے موجودہ نام سے پکارا تو وہ سمجھ گئے کہ وہی مراد ہیں اور وہ جواب دے کر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ تب امیہ نے ان سے کہا کہ اگر تم پر میرا کوئی حق ہے تو میں تمہارے لیے ان زرہوں سے بہتر ہوں جو تیرے پاس ہیں۔ پرانی دوستی تھی، دوستی کا حوالہ دیا۔ کیونکہ اس وقت ایسی حالت تھی کہ ان کو شکست تو ہو چکی تھی تو بچاؤ کی صورت یہ کہا کہ یہ حق ہے تو میں بہتر ہوں ان زرہوں سے کہ میرے لیے تم انتظام کرو۔ میں نے انہیں کہا ٹھیک ہے۔ پھر میں نے زرہیں نیچے رکھ کر امیہ اور اس کے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ امیہ کہنے لگے کہ میں نے زندگی بھر کبھی ایسا دن نہیں دیکھا جو آج بدر کے دن گزر رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ تم میں وہ شخص کون ہے جس کے سینے پر زرہ میں شتر مرغ کا پَر لگا ہوا ہے۔ میں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔ تو امیہ نے کہا کہ یہ سارا کیا دھرا اسی کا ہے۔ ان کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوئی ہے۔ بہرحال اس کے اپنے اندازے تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ بات امیہ کے بیٹے نے کہی تھی۔ بہرحال حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مَیں ان دونوں کو لے کر چل رہا تھا۔ ہاتھ پکڑ لیا چل پڑا کہ اچانک حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے امیہ کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ مکّے میں امیہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اسلام سے پھیرنے کے لیے بڑا عذاب دیا کرتا تھا۔ حضرت بلال امیہ کو دیکھتے ہی بولے کہ کافروں کا سردار اُمَیّہ بن خلف یہاں ہے۔ اگر یہ بچ گیا تو سمجھو مَیں نہیں بچا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا تم میرے قیدیوں کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہو؟ حضرت بلال نے بار بار یہی کہا کہ اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچا اور میں بھی ہر بار ایسا ہی کہتا، بار بار اس کو یہی جواب دیتا رہا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بلند آواز سے چلّائے کہ اے اللہ کے انصار! یہ کافروں کا سردار امیہ بن خلف ہے۔ بڑی زور سے انہوں نے پکارا کہ اے اللہ کے انصار! یہ کافروں کا سردار امیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو سمجھو میں نہیں بچا اور بار بار ایسا کہا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر انصاری دوڑ پڑے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت کر اُمَیّہ کے بیٹے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا۔ اُمَیّہ نے اس پر خوف کی وجہ سے ایسی بھیانک چیخ ماری کہ ایسی چیخ مَیں نے کبھی نہیں سنی۔ اس کے بعد انصاریوں نے ان دونوں کو تلواروں کے وار سے کاٹ ڈالا۔

(ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ جلد 2 صفحہ 232-233 باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم / غزوۃ بدر الکبریٰ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

صحیح بخاری میں اُمَیّہ کے قتل کا واقعہ اس طرح مذکور ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمَیّہ بن خَلَف کو خط لکھا کہ وہ مکّے میں، جو اس وقت دارالحرب تھا، میرے مال اور بال بچوں کی حفاظت کرے اور میں اس کے مال و اسباب کی مدینہ میں حفاظت کروں گا۔ جب میں نے اپنا نام عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ لکھا تو امیہ نے کہا کہ میں عبدالرحمٰن کو نہیں جانتا۔ تم مجھے اپنا وہ نام لکھو جو جاہلیت میں تھا۔ اس پر میں نے اپنا نام عبدعمرو لکھا۔ جب وہ بدر کی جنگ میں تھا تو میں ایک پہاڑی کی طرف نکل گیا جب کہ لوگ سو رہے تھے تاکہ میں اس کی حفاظت کروں یعنی حفاظت کی نیت سے ادھر گئے کہ دشمن کہیں ادھر سے حملہ نہ کرے تو بلال نے اس وقت امیہ کو وہاں کہیں دیکھ لیا۔ چنانچہ وہ گئے اور انصار کی ایک مجلس میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ اُمَیّہ بن خلف ہے۔ اگر بچ نکلا تو میری خیر نہیں ہے۔ اس پر بلال کے ساتھ کچھ لوگ ہمارے تعاقب میں نکلے۔ میں ڈرا کہ وہ ہمیں پا لیں گے۔ وہاں اس وقت تک لگتا ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اور امیہ کی بات ہو گئی تھی تو بہرحال کہتے ہیں مجھے شک ہوا میں نے انہیں کہا کہ میں تمہیں قیدی بناتا ہوں۔ اس لیے میں نے امیہ کے بیٹے کو، دونوں کو پکڑ تو لیا لیکن جب یہ مسلمان حملہ آور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے تو کہتے ہیں میں نے امیہ کے بیٹے کو اس کی خاطر پیچھے چھوڑ دیا، وہاں رکھ دیا تاکہ وہ حملہ آور اس کے ساتھ نبرد آزما رہیں۔ اس سے ہی لڑائی کرتے رہیں۔ اس کی لڑائی میں مشغول ہو جائیں اس کے ساتھ اور ہم آگے نکل جائیں۔ چنانچہ انہوں نے اسے مار ڈالا۔ امیہ کے بیٹے کو ان لوگوں نے مار ڈالا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمارا پیچھا کیا اور میرا یہ داؤ کارگر نہ ہونے دیا کہ میں امیہ کو بچا لوں۔ امیہ چونکہ بھاری بھرکم آدمی تھا اس لیے جلدی اِدھر اُدھر نہ ہو سکا آخر جب انہوں نے ہمیں پا لیا تو مَیں نے امیہ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا کہ اسے بچاؤں تو انہوں نے میرے نیچے سے اس کے بدن میں تلواریں گھونپیں یہاں تک کہ اسے مار ڈالا۔ ان میں سے ایک نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں پر بھی زخم کر دیا۔ راوی ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے پاؤں کی پشت پر وہ نشان دکھایا کرتے تھے جو اس وجہ سے ہوا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الوکالۃ باب اذا وکل المسلم حربیا فی دارالحرب او فی دارالاسلام جاز حدیث 2301)

امیہ اور اس کے بیٹے کو کس نے قتل کیا؟ اس بارے میں مشہور ہے کہ امیہ کو انصار کے قبیلہ بنو مازن کے ایک شخص نے قتل کیا تھا جبکہ ابن ہشام کہتے ہیں کہ امیہ کو حضرت مُعَاذ بِن عَفْرَاء، خَارِجہ بن زید اور خُبیب بن اِسَاف نے مل کر قتل کیا تھا۔ جن صحابی کا ذکر ہو رہا ہے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا تھا تاہم اصل حقیقت یہ ہے کہ سب صحابہ امیہ کے قتل میں شریک تھے اور امیہ کے بیٹے علی کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حملہ کر کے نیچے گرا دیا تھا۔ بعد میں اسے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ جزء 2 صفحہ 296 باب غزوۃ بدر الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

بعض واقعات کی جو تفصیل ہے ان کا براہِ راست اس صحابی سے تعلق نہیں ہوتا لیکن اس میں تو ذکر ہے بھی لیکن مَیں اس لیے ذکر کر دیتا ہوں تاکہ ہمیں تاریخ کا بھی کچھ علم ہو جائے۔

خُبیب بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر کے روز ایک زخم پہنچا تھا جس سے ان کی پسلی ٹوٹ گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اسے اس کی معین جگہ پر کر کے اس کو صحیح اور درست کر دیا جس کے نتیجے میں حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ چلنے لگے۔

ایک دوسری روایت میں یہ ذکر ہے کہ حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک جنگ کے موقعے پر میرے کندھے پر ایک بہت گہرا زخم لگا جو میرے پیٹ تک پہنچ گیا اور اس کے نتیجے میں میرا ہاتھ لٹک گیا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا لعابِ مبارک لگایا اور اسے ساتھ جوڑ دیا جس کے نتیجے میں وہ بالکل صحیح ہو گیا اور میرا زخم بھی ٹھیک ہو گیا۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 3 صفحہ 152، خُبیب بن اِساف، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

(البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد 3 جزء 6 صفحہ 166-167، سنہ 11 ہجری دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

وفات کے متعلق ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی جبکہ دوسرے قول کے مطابق ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 2 صفحہ 224 خُبیب بن اِساف، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 276 ومن بنی جشم ....خُبیب بن یساف، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

بہرحال اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

اب میں تین وفات شدگان کا بھی ذکر کروں گا اور ان کی نمازِ جنازہ بھی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔

ان میں سے پہلا ذکر محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد سرور صاحب ربوہ کا ہے جو 24/اگست کو 74/ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے آباؤ اجداد چارکوٹ کشمیر سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے اور آپ کے والد محترم دین محمد صاحب ریلوے میں ملازم تھے جو آپ کی عمر جب پانچ سال تھی تو وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد ان کی والدہ محترمہ نے اکیلے ہی بڑی محنت اور مشقت سے

اپنے بچوں کو پالا۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم فتح محمد صاحب کے ذریعے ہوا تھا جنہوں نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قاضی محمد اکبر صاحبؓ کے ذریعے بیعت کی سعادت پائی تھی۔ قاضی صاحب نے 1894ء میں چاند اور سورج گرہن کا نشان دیکھ کر اپنے علاقے اور خاندان کے لوگوں کو بتایا تھا کہ اس نشان سے پتا لگا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب کے ساتھ اس خاندان کے خاندانی مراسم تھے اور رشتہ داری بھی تھی اور اس لحاظ سے پھر ان کے ذریعہ سے ان تک احمدیت کا پیغام بھی پہنچا اور بیعت بھی ہوئی۔ ان کے ایک بیٹے محمد زکریا صاحب لائبیریا میں مبلغ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میری والدہ چندوں کو بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور بڑی فکر رہتی تھی اور پوچھتی رہتی تھیں کہ میرا چندہ ادا ہو گیا ہے کہ نہیں اور پھر اس کے علاوہ بچوں کی تربیت کے معاملے میں بھی بڑی فکر تھی، بہت توجہ دیتی تھیں۔ بچوں کو غیر ضروری طور پر گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتی تھیں تا کہ بچوں کو آوارگی کی عادت نہ پڑ جائے یا باہر جا کر کوئی خراب عادت نہ سیکھ لیں۔ کہتے ہیں کہ جب بچپن میں والد صاحب ہم بھائیوں کو مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے کہتے اور خاص طور پر جب نمازِ فجر کے لیے ہمیں جگاتے تو والدہ بچوں کو مسجد بھیجنے کے لیے بڑا اہم کردار ادا کرتی تھیں اور جب تک ہم مسجد چلے نہیں جاتے تھے چین سے نہیں بیٹھتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ بڑی محبت، وفا اور پیار کا ان کا تعلق تھا۔ بڑی توجہ سے خطبات سنتی تھیں اور اس کے پوائنٹس نوٹ کرتی تھیں، نکات نکالتی تھیں اور پھر اپنے بچوں سے ڈسکس (discuss) کرتی تھیں۔ پھر مرحومہ کی جو بڑی بیٹی ہیں انہوں نے بتایا کہ آخری وقت میں بھی نماز کی طرف بڑی توجہ تھی اور بڑی لمبی نماز انہوں نے پڑھی۔ کوئی احساس نہیں ہونے دیا۔ نماز پڑھنے کے فوراً بعد ہی ان کی طبیعت خراب ہوئی۔ ہسپتال لے کے گئے لیکن وہاں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے، دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ اللہ کے فضل سے 1/8 حصے کی موصیہ تھیں۔

ان کے پانچ بیٹوں کو بطور واقفینِ زندگی دین کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ دو بیٹے محمد محسن تبسم اور محمد مومن صاحب بطور معلم وقف جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ دو بیٹے داؤد ظفر صاحب اور زکریا صاحب بطور مربی سلسلہ اور ایک بیٹے آصف صاحب وقفِ نَو ہیں یہ خلافت لائبریری میں کمپیوٹر سیکشن میں ہیں۔ محمد زکریا صاحب اس وقت لائبیریا میں جیسا کہ میں نے بتایا مبلغ ہیں اور والدہ کی وفات پر وہ جنازے پر جا نہیں سکے، انہوں نے بھی بڑے اچھے صبر کا نمونہ دکھایا اور اپنی ڈیوٹی جو بیرونِ ملک تھی اس کو باقاعدگی سے انجام دیتے رہے اور کوئی اظہار اس طرح نہیں ہوا کہ مَیں کام نہیں کر سکتا، جا بھی نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے خاص طور پر یہ بیٹے جو لائبیریا میں مبلغ سلسلہ ہیں اور وفات کے وقت اپنی والدہ کو مل نہیں سکے اور اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو ان کی والدہ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی والدہ کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے محترم محمد شمشیر خان صاحب جو ناندی فجی کے صدر جماعت تھے۔ ان کی بھی 5/ ستمبر کو وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1952ء کی ان کی پیدائش تھی اور 1962ء میں اپنے مرحوم والد کے ساتھ لاہوری جماعت سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ پہلے یہ پیغامی تھے۔ فجی میں پیغامی یا لاہوری جماعت کے بہت سے افراد ہیں۔ بہرحال اپنے والد کے ساتھ انہوں نے بیعت کی۔ 1962ء میں احمدی ہوئے، غیر مبائع تھے، بیعت کر کے یہ خلافت کی بیعت میں آئے۔ اسی طرح آپ جماعت فجی کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبا عرصہ جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ مارو (Maru)، سووا (Suva)، ناندی (Nadi) اور لٹوکا (Lautoka) میں مساجد بنانے میں آپ کا اہم کردار تھا۔ 2010ء سے وفات تک بطور صدر جماعت ناندی خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ نیشنل سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا لیکن جماعتی کام ہر کام پر مقدم ہوتے تھے۔ علاوہ صدر جماعت اور نیشنل سیکرٹری اشاعت کے آپ احمدیہ مسلم پرائمری سکول لٹوکا کے مینیجر بھی تھے۔ انتہائی مخلص اور خلافت کے عاشق اور انتہائی اطاعت گزار انسان تھے۔ پس ماندگان میں اہلیہ راضیہ خان صاحبہ اور ایک بیٹی نادیہ نفیسہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان بچوں کو بھی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرمہ فاطمہ محمد مصطفیٰ صاحبہ کردستان حال ناروے کا۔ ان کی وفات 13/ جون کو ہوئی تھی لیکن کوائف تھوڑے لیٹ پہنچے ہیں اس لیے دیر سے جنازہ پڑھایا جا رہا ہے۔ 88/ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ انہوں نے 2014ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ ان کے پس ماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں جن میں صرف ایک بیٹی مکرمہ بیریفان محمد سعید صاحبہ احمدی ہیں اور اس وقت ناروے میں مقیم ہیں۔ یہ بیٹی کہتی ہیں کہ میں 1999ء میں ناروے آئی جہاں مجھے بہت زیادہ مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لیے میری والدہ مدد کرنے کے لیے کردستان سے ناروے شفٹ ہو گئیں۔ والدہ صاحبہ اگرچہ اَن پڑھ تھیں لیکن انہیں قرآن کریم کی بہت سی آیات اور بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔ پڑھنے لکھنے کا شوق اس قدر تھا کہ 40/ سال کی عمر سے تجاوز کرنے کے باوجود انہوں نے بہت محنت کر کے پڑھنا لکھنا سیکھا۔ ان کی زندگی میں سب سے اہم کام نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا تھا۔ اسی طرح بہت زیادہ روزے بھی رکھا کرتی تھیں اور اکثر کہا کرتی تھیں کہ میں ان لوگوں کے نام پر روزے رکھتی ہوں جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں پاتے۔ دوسروں کی مدد کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ عراق میں بعض اوقات والدہ صاحبہ پچاس میل کا سفر کر کے ان عورتوں کے ساتھ ہسپتال جاتیں جن کا علاج کروانے والا کوئی نہ ہوتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی مالی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں کہ ان کی وفات پر مجھے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے دسیوں افراد کے خطوط موصول ہوئے اور خصوصاً پاکستانی احمدی بہنوں نے روتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ والدہ صاحبہ ان سے خاص محبت کے رشتے میں بندھی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں جب سے میں پیدا ہوئی والدہ کے ساتھ ہی رہی اور ان کے اعلیٰ اخلاق اور نیک سیرت کو دیکھنے کا موقع ملا۔ کبھی کسی کے بارے میں کوئی منفی بات دل میں نہیں رکھتی تھیں۔ بڑی سے بڑی غلطی کو معاف کرنے کے لیے تیار رہتی تھیں۔ ہمیں بچپن سے ہی یہ اصول سکھایا کرتی تھیں کہ سچ کہو خواہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ نیز یہ کہا کرتی تھیں کہ اگر تمہاری آنکھ یا تمہارے ہاتھ نے کوئی غلطی کی ہے تو تم میں اتنی جرأت تو ہونی چاہیے کہ اپنی آنکھ یا ہاتھ کو خطا کار کہہ سکو۔ ہر کسی سے مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتیں۔ ان کی زبان ہر وقت دعاؤں سے تَر رہتی تھی۔ انہیں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا اور کہتی ہیں کہ شاید یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے مسیح الزمان کی بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔

بیٹی یہ لکھ رہی ہیں 2007ء میں مجھے اچانک ایم ٹی اے ملا۔ پھر غائب ہو گیا۔ بڑی تلاش کے بعد کئی سال تک نہیں ملا۔ ایک دن تین سال کے بعد 2010ء میں پھر ایم ٹی اے العربیہ دوبارہ مل گیا تو میں نے گھر میں شور مچایا، والدہ صاحبہ کو بلایا کہ چینل مل گیا ہے اور پھر یہی کہا کہ اسی چینل کی مجھے گذشتہ تین سال سے تلاش تھی تو والدہ صاحبہ کو میں نے کہا کہ آئیں اور سنیں کیونکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہو چکے ہیں جس کا ہم انتظار کر رہے تھے اور ہمارے والد صاحب بھی یہی بتایا کرتے تھے۔ کہتی ہیں میری والدہ نے بھی میرے ساتھ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ کچھ دنوں کے بعد میری والدہ صاحبہ نے میرے بہن بھائیوں کو اس واقعہ کے بارے میں بتایا لیکن ان کی طرف سے ایسی باتیں کہی گئیں جنہیں سن کر والدہ صاحبہ کے چہرے کا رنگ یک دم بدل گیا لیکن ان کی باتوں کی پروا کیے بغیر وہ مسلسل ایم ٹی اے دیکھتی رہیں۔ پھر جب وہ کردستان گئیں تو پھر کہتی ہیں میرے بھائیوں کی باتوں نے ان کے دل پر اثر کیا اور میرے خلاف ہو گئیں۔ پھر دوبارہ میرے پاس آئیں پھر کہتی ہیں مجھے بھی ایم ٹی اے دیکھنے سے روکنے لگیں۔ بہرحال کہتی ہیں جب میں نے بیعت کر لی تو مزید حالات خراب ہو گئے اور میری والدہ کو ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری بیٹی کافر ہو گئی ہے اور کہتی ہیں جب میرے بھائیوں کے پاس جاتیں تو میرے خلاف ہو جاتیں۔ واپس آتیں تو پھر ایم ٹی اے دیکھنے لگ جاتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد انہیں بہت پسند تھے اور اکثر انہیں سن کر رونے لگ جاتی تھیں۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قصیدہ کہ ۔ یَا عَیۡنَ فَیۡضِ اللّٰہِ وَالۡعِرۡفَانِ

گنگنا رہی تھیں تو میں نے ان سے کہا کہ کیا ایسے شعر لکھنے والے کو کافر کہا جا سکتا ہے؟ بڑے غصّے سے انہوں نے میری طرف دیکھا اور بولیں کون ظالم ہے جو ایسے شخص کو کافر کہے گا تو میں نے انہیں کہا کہ آپ کی اولاد بھی اس میں شامل ہے۔ یہ سن کر چپ ہو گئیں۔ پھر میں نے اپنی والدہ کو کہا کہ آپ اپنی قوتِ ایمان کی وجہ سے مشہور ہیں پھر آپ کس سے خائف ہیں، خدا سے یا اپنی اولاد سے؟ وہ میرے اس سوال سے بہت متاثر ہوئیں لیکن جواب نہیں دیا۔ اسی رات مجھے بلایا اور کہنے لگیں کہ جماعت کے مرکز کو فون کر کے کہہ دو کہ میں نے بیعت کرنی ہے، تو پھر میں نے انہیں کہا کہ ابھی دوبارہ آپ سوچیں، غور کریں تا کہ پھر ثابت قدم رہیں۔ بہرحال کہتی ہیں ساری رات انہوں نے شاید غور کیا، دعائیں کیں اور صبح اٹھتے ہی کہنے لگیں کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں نے بیعت کرنی ہے۔ اسی طرح انہیں جب 2016ء میں مَیں گیا ہوں مجھے ملنے کا بھی موقع ملا۔ بڑی خوش تھیں کہ خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوئی ہے اور ہر ایک کو بتاتی تھیں خلافت سے بھی بڑا وفا کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ ان کی بیٹی کے بھی ایمان کو مضبوط رکھے اور ان کے بچوں کو بھی اور باقی جو بچے ابھی احمدی نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کے بھی دل کھولے اور ان کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں۔

......☆......☆......☆......

ارشادباری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشادباری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

بیعت کرنا ایک انعام ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہئے کیونکہ اس ماحول میں ایک ہاتھ پر جمع ہونا ہی کامیابی کی کنجی ہے

میرا اِرادہ بیعت کرنے کا نہیں تھا لیکن بیعت کے دوران طبیعت میں ایسا اثر پیدا ہوا کہ خود بخود ہی ہاتھ اٹھ گیا اور الفاظ دہرانے شروع کر دیئے

خلیفۃ المسیح سے ملنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے زندگی مکمل اور کامیاب ہوگئی ہے، بیعت کرتے وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ گویا میں خدا کے قریب ہوگیا ہوں

حضور کو قریب سے دیکھنے کی خاطر میں جمعہ میں پہلی صف میں جا کر بیٹھا تھا، حضور کو تشریف لاتا دیکھ کر بہت ہی لذت محسوس کی
یہ روحانی لذت اس وقت اور بڑھ گئی جب حضور کی زبان مبارک سے قرآنِ کریم کی تلاوت سنی۔ ایسے لگا کہ یہ آواز اور اس کا روحانی اثر صرف حضور سے ہی خاص ہے

مجھے یقین ہوگیا کہ احمدی ہی حقیقی مسلمان کی تمام صفات اپنے اندر رکھتے ہیں، چنانچہ مَیں نے جماعت کی محبت اور اُلفت سے متاثر ہوکر بیعت کرنے کا ارادہ کرلیا، بیعت کے وقت حضور کا چہرہ دیکھ کر اور بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے جو احساس تھا اس کو بیان کرنا بہت مشکل ہے

دس شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے صرف چند شرائط ہی نہیں بلکہ یہ خدائی لائحہ عمل ہے ، بیعت سے قبل میں دعا کیا کرتا تھا کہ
خدا تعالیٰ مجھے امام مہدی کو دیکھنے کی توفیق دے، گزشتہ زندگی جو جماعت کے بغیر میں نے گزاری ہے اس پر مجھے ندامت ہوتی رہتی ہے
میں اس لیے ہر احمدی کا تہہ دل سے احترام کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہے ہیں

حضور نے مجھ سے پوچھا کہ میں کس وجہ سے احمدی ہوا ہوں تو میں نے جواب دیا کہ شک سے یقین کی طرف اور اندھیرے سے نور کی طرف سفر کرنے سے میں احمدی ہوا ہوں میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں، ایک سال قبل میں ایمان سے خالی تھا، اس سال اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمان کی دولت نصیب فرمائی ہے

نماز کے دوران جو روحانی ماحول ہوتا تھا، وہ روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا تھا
دوسرا وہ لمحہ جب میں نے بیعت کرلی تو میں نے اپنے اندر ایک ایسا دائمی سکون اترتے پایا، جو بیان نہیں کرسکتی، ایک امن وسکون کا دریا تھا جو میرے اندر اتر گیا

جس سکون اور روحانیت کی تلاش میں میں تھی، وہ مجھے آج احمدیت کی آغوش میں آ کر مل گیا
حضور انور کی پرشوکت شخصیت سے اتنی محبت، اتنا سکون اور روحانی کشش محسوس ہورہی تھی، جسے بیان کرنا اس عاجزہ کے لیے ممکن نہیں

مَیں نے جماعت احمدیہ کو اُس وقت پایا جب میں امن، محبت اور روحانیت کی تلاش میں بہت تھک چُکی تھی
اگر میں ساری عُمر بھی سجدے میں رہوں تو شکر ادا نہیں کرسکتی، شکریہ پیارے خُدا کہ تو نے ہمیں سیدھا رستہ دکھا دیا

جلسہ سالانہ جرمنی 2019 کے موقع پر نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: امسال جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 42729 ہے جس میں سے مستورات کی حاضری 20924 اور مرد حضرات کی حاضری 20706 ہے۔ اسکے علاوہ جو تبلیغی مہمان شامل ہوئے ہیں ان کی تعداد 1099 ہے۔

اس سال جلسہ سالانہ میں 102 ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے اور 4025 مہمان مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ حضور انور نے اس موقع پر جلسہ سالانہ کینیڈا کا بھی ذکر فرمایا اور حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کینیڈا کی حاضری 18572 ہے اور 27 ممالک کی نمائندگی ہے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کیے۔ سب سے پہلے جرمن زبان میں ایک گروپ نے دعائیہ نظم پیش کی۔ بعد ازاں افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا۔ اس کے بعد عرب احباب پر مشتمل گروپ نے قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے اردو زبان میں دعائیہ نظم پیش کی۔ اسکے بعد سپینش زبان میں ترنم کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں ملک Macedonia سے آئے ہوئے احمدی احباب نے میسی ڈونین زبان میں خوش الحانی کے ساتھ اپنا ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد البانین زبان میں دعائیہ نظم پیش کی گئی۔ آخر پر خدام نے اردو زبان میں دعائیہ نظم پیش کی۔ جب یہ ترانے اور نظمیں پیش کی جارہی تھیں اس وقت بڑا روح پرور ماحول تھا۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کیے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی محبت، عقیدت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش سے کر رہا تھا۔ یہ جلسے کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق و محبت اور فدائیت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔

اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لیے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعات کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق 7 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نو مبائعات نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان نومبائعات کی تعداد 21 تھی اور 6 بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ ان خواتین کا تعلق جرمنی، پاکستان، فلسطین، آسٹریا، افغانستان، اسٹونیا اور سیریا سے تھا۔ ان میں سے 7 خواتین ایسی تھیں جنہوں نے آج ہی بیعت کی توفیق پائی تھی۔

☆ ایک خاتون نے جلسہ سالانہ کی مبارک باد پیش کی اس پر حضور انور نے فرمایا آپ سب کو بھی جلسہ مبارک ہو۔

☆ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا یہ سب نومبائعات ہیں یا زیادہ عرصے سے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس پر ایڈیشنل سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعات نے عرض کیا کہ زیادہ تر اسی سال کی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ فلسطین سے ہیں اور انہیں انگریزی زبان زیادہ نہیں آتی۔ لیکن ان کی بہن جو اسٹونیا سے آئی ہیں ان کے ساتھ ترجمانی کے لیے موجود ہیں۔

☆حضور انور کے استفسار پر ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ ان کی عمر 18 سال ہے اور اس نے آج ہی بیعت کی ہے۔ ان کی والدہ اور نانی نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

☆ حضور انور نے ایک نومبائع خاتون سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ جرمنی میں رہتی ہیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ ایک سال آٹھ ماہ قبل جرمنی آئی تھیں اور اس وقت فرنکفرٹ میں رہائش پذیر ہیں۔ موصوفہ نے اپنے غیر از جماعت خاوند کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ان کی رضا مندی کے بغیر جلسے میں شامل ہوئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دعا کریں، برداشت کریں اللہ فضل کرے گا۔

☆حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری نومبائعات نے ایک نومبائع کے بارے میں بتایا کہ ان کی عمر 19 سال ہے اور انہوں نے اپنے والدین کی مرضی کے برخلاف بیعت کی ہے اور یہ اپنے والدین کے ساتھ نہیں رہتیں اور اس وقت practical training حاصل کر رہی ہے۔

☆اسٹونیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور میرے کم سن بچے کو پیار دیں۔ اس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت اس خوش نصیب بچے کو گود میں لیا اور چاکلیٹ بھی عنایت فرمائی۔ نیز ازراہِ شفقت باقی بچوں کو بھی چاکلیٹ عنایت فرمائیں۔

☆ایک نومبائع خاتون نے اپنے بچے کے لیے جو وہاں موجود نہیں تھا چاکلیٹ کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے ان کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائی۔

☆ایک نومبائع بہن جو اکنامکس کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں انہوں نے مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے رہنمائی کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کیلئے جو آسان ہو اس فیلڈ میں جا سکتی ہیں۔

☆ایک غیر احمدی خاتون کا سوال حضور انور کی خدمت میں پیش ہوا کہ وہ ملک شام سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دعا کر کے کریں۔ جب رشتہ کی بات چیت ہو گی تو تبھی میں جواب دوں گا۔ باقاعدہ رشتہ کی تجویز آئے گی تو اجازت دوں گا۔ ابھی تو پرپوزل ہی نہیں ہے۔

☆ پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔ پانچ بچے ہیں۔ خاوند پہلے سے احمدی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے خاوند کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کی۔

☆راولپنڈی پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ پندرہ سال قبل پاکستان میں ان کی بیعت نہیں ہو سکی تھی۔ تو اس وقت انہیں یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھیں۔ چنانچہ انہوں نے محنت کی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں گولڈ میڈل کی حقدار ٹھہریں۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی پر انہوں نے ایک روز قبل حضور انور سے ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ موصوفہ نے اپنے والدین کے قبول احمدیت کے لیے دعا کی درخواست کی۔

☆ایک خاتون نے سوال کیا کہ کوئی ایسا عمل بتائیں جو نفس کو مار دے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پانچ نمازیں پڑھو۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں بتائی ہیں ان پر عمل کرو۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ جرمنی سے ہیں اور افغان نژاد ہیں۔ وہ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ جلسہ میں شرکت کیلئے اپنی فیملی کے ہمراہ سفر میں ہیں لیکن وہ اکیلی جلسہ میں پہنچتی ہیں۔ فیملی کا راستہ میں حادثہ ہو جاتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صدقہ دیں اور دعا کریں۔

☆عرب ملک سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے اپنے خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنا سر حضور انور کی گود میں رکھ دیا ہے اور پاؤں کو پکڑ لیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ان کو دین کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ شادی کے حوالے سے حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کی طلاق ہو گئی ہے اور ایک بیٹا بھی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ اس کیلئے بہتر کرے گا۔ اللہ ان کیلئے بہتر انتظام کرے۔ دین کی طرف، تہجد اور نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ آپ کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

☆ملک آسٹریا سے آنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ جماعت کی خدمت کس طرح کر سکتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آسٹریا کی صدر لجنہ اور مبلغ انچارج سے رابطہ کریں۔

☆ جرمنی سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور بہت fresh ہیں اس طاقت کا راز کیا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا ”اللہ کی مدد“۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی مقرر نے برکات خلافت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کسی خاتون نے حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھ کر اولاد کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کی نعمت سے نوازا۔ اور آج جلسہ کی کارروائی کے دوران انہوں نے حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھ کر پیارے آقا سے ملاقات کی دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری کر دی۔

ملاقات کے آخر پر ان نومبائعات نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ان کی درخواست پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان کو قلم بھی عطا فرمائے۔ ملاقات کا یہ پروگرام 7 بجکر 45 منٹ پر ختم ہوا۔

نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں نومبائع مرد حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات پایا۔ ان نومبائعین کی تعداد 22 کے قریب تھی۔ جن میں عرب، جرمنی اور ترکی سے تعلق رکھنے والے نومبائع شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب نومبائعین سے تعارف حاصل کیا۔ ان میں بعضوں نے کہا کہ انہوں نے آج بیعت کی ہے۔ اکثر نومبائعین نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کر کے اپنے لیے اور اپنی فیملی کیلئے دعا کی درخواست کی۔

☆ ایک نومبائع نے عرض کیا کہ گزشتہ سال حضور انور کی خدمت میں باقی افراد خانہ کے ناروے پہنچنے کیلئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اللہ کے فضل سے اب سب افراد خانہ ناروے پہنچ گئے ہیں۔ موصوف کے والد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ناروے آنے کی درخواست کی۔

☆ایک دوست محمد ثاقب صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ خواب میں دیکھا کہ حضور انور بچوں کی ایک کلاس میں تشریف لائے ہیں۔ میں بھی وہیں ہوں۔ حضور نے میری طرف دیکھ کر اپنی طرف بلایا ہے اور مصافحے سے نوازا اور پیار کیا۔ حضور نے فرمایا اللہ اس پیار کو قائم رکھے۔

☆ سیریا کے ایک دوست محمد الصباغ صاحب نے جنوری 2019ء میں بیعت کی۔ انہوں نے اپنی قبولیت احمدیت کے حوالہ سے بتایا کہ ان کے والد صاحب نے 2008ء میں سیریا میں بیعت کی تھی۔ پھر ایک بھائی نے بھی کر لی۔ لیکن میں تین دفعہ جلسہ پر آیا ہوں اور لوگوں کو جذبات سے روتے دیکھ کر حیران ہوتا تھا اور ہنستا تھا کہ یہ لوگ کیوں روتے ہیں۔ لیکن میں مخالف ہی رہا اور بیعت نہیں کی۔

پھر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی رہنمائی فرمادے۔ اس پر میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی ملاقات کا سا موقع ہے۔ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں پہلی صف میں بیٹھا ہوں۔ سب دوست خاموش ہیں۔ حضور تشریف لائے اور میں نے بے اختیاری سے رونا شروع کر دیا۔ حضور نے اپنے پاس بلا کر پیار سے فرمایا کہ ادھر پاس بیٹھ جاؤ۔ اس پر بیدار ہوا تو بیعت کیلئے شرح صدر ہو گیا۔ اور بیعت کر لی۔

☆ موصوف نے اپنی والدہ کی بیعت کیلئے بھی درخواست کی اس نوجوان نے حضور انور سے مصافحہ کی اجازت چاہی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ملاقات کے بعد سب کو موقع ملے گا۔ ملاقات کے بعد ان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ مصافحہ بھی حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

☆ ایک دوست نے عرض کیا کہ بیعت کے بعد میرے سارے کام درست ہو گئے ہیں۔ کیس بھی پاس ہو گیا ہے۔ رہائش کا انتظام بھی ہو گیا۔ اور job بھی مل گئی ہے۔

☆ ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے بیعت کر لی ہے میں کس طرح روحانیت میں بڑھ سکتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کریں۔ سورۂ فاتحہ یاد کریں۔ پھر اسکا ترجمہ یاد کر کے اس پر غور کرتے رہیں۔

☆ ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے آج بیعت کی ہے۔ بیوی نے گزشتہ سال بیعت کی تھی اب ہم دونوں احمدی ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی کرخواست کی۔

☆ ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرا تعلق ترکی سے ہے۔ اب جرمنی میں رہتا ہوں۔ مجھے پہلے شرح صدر نہ تھا۔ اب شرح صدر ہوا ہے اور میں نے بیعت کر لی ہے۔ اب میں تا دم مرگ اس کو نبھاؤں گا۔ موصوف نے عرض کیا کہ مجھے بہت پہلے بیعت کر لینی چاہیے تھی۔

☆ ایک نومبائع نے عرض کیا کہ حضور انور کے ساتھ مجلس میں بیٹھنا ہمارے لیے بہت اعزاز کی بات ہے۔ حضور انور کی خدمت میں والدہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ والدہ نے کہا تھا کہ جب حضور سے ملو تو میرا سلام عرض کرنا۔

☆ نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 8 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام نومبائعین نے حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں Karlsruhe سے فرنکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ 8 بجکر 40 منٹ پر بیت السبوح فرنکفرٹ کیلئے روانہ ہوا۔

جب حضور انور کی گاڑی جلسہ گاہ کے احاطے سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے ہزارہا لوگ مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ قریباً 1 گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد سوا دس

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

بعدازاں حضور انور نے 10:30 بجے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 37/افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 16 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب نے اپنی اس خوش نصیبی پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ بعض احباب نے بیعت کے بعد اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو ذیل میں درج ہیں۔

☆ کوسووو کے وفد میں شامل ایک دوست Mr. Skender Asllani صاحب جو کہ البانین زبان اور لٹریچر کے استاد ہیں اور انہیں اس سال بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: انتظامات بہت اعلیٰ پائے کے تھے۔ ڈھونڈنے پر بھی کوئی نقص نہیں ملا۔ تقاریر کا معیار بہت عمدہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات بہت پُراثر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ سفر کی تھکاوٹ اس قدر تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن حضور انور کو دیکھنے اور پہلی دفعہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد تھکاوٹ کا نام ونشان نہ رہا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا ابھی ایک لمبی نیند کے بعد جاگا ہوں۔ بیعت کرنا ایک انعام ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہیے کیونکہ اس ماحول میں ایک ہاتھ پر جمع ہونا ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

☆ وفد میں شامل ایک دوست Mr Labinot Rexhad صاحب وہاں ایک 'ہائی سکول' کے پرنسپل ہیں اور پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کو بیعت کرنے کی بھی سعادت ملی۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ نے مجھ پر ایک خاص جذباتی اثر ڈالا ہے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لاتے تو نعروں کا بلند ہوجانا اور اسی طرح حضور کا فرمانا کہ 'بیٹھ جائیں' تو اتنے بڑے مجمع کا فوراً بیٹھ جانا، یہ دنیا میں کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ حضور انور کے خطابات ہر قسم کے علوم سے مرصع تھے اور انسان کی توجہ کو کھینچتے تھے۔ میرا یہ کہنا ہے کہ یہ جلسہ 3/دن کا نہیں بلکہ 30 دنوں کا ہونا چاہیے۔ انتظامات میں کوئی کمی دیکھنے کو نہیں ملی۔ اگلے سال کے جلسہ میں شامل ہونے کیلئے بے قرار ہوں۔

میرا اِرادہ بیعت کرنے کا نہیں تھا لیکن بیعت کے دوران طبیعت میں ایسا اثر پیدا ہوا کہ خود بخود ہی ہاتھ اٹھ گیا اور الفاظ دہرانے شروع کر دیئے۔

☆ کوسووو کے وفد میں ایک اور دوست Mr Afrim Hoxha صاحب پہلی مرتبہ اپنی فیملی کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اور 5/افراد کی ساری فیملی کو بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے: پہلے مجھے بیعت کا ایک ڈر تھا کہ کس طرح ہوگی اور جسم گھبراہٹ سے کانپ رہا تھا لیکن پیارے حضور کو دیکھنے اور بیعت کرنے کے بعد طبیعت میں سکون سا محسوس ہونے لگا اور جسم کا نپنا بند ہو گیا۔

☆ کوسووو کے وفد میں ایک دوست M r Minator Nalokw صاحب پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے اور انہیں بیعت کرنے کی بھی سعادت ملی۔ وہ کہتے ہیں: اپنے احساسات اور جذبات کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ خلیفۃ المسیح سے ملنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے زندگی مکمل اور کامیاب ہوگئی ہے۔ میری زندگی میں کب سے ایک خواہش تھی کہ کوئی ایسا وجود مجھے ملے جو دنیا کی فکر کرنے والا ہو اور جس سے مل کر میرے تمام مسائل اور تکلیفیں حل ہوجائیں۔ میرا اس جلسہ میں شامل ہونا خدائی تصرف سے تھا اور بیعت کرتے وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ گویا میں خدا کے قریب ہوگیا ہوں۔

☆ قرغیزستان سے آنے والے ایک دوست صلاح الدین صاحب بیان کرتے ہیں: مجھے جلسہ بہت اچھا لگا مگر سوال کا موقع نہیں ملا۔ جلسہ سے قبل خاکسار کے جسم میں شدید درد تھی مگر بیعت کے بعد درد کا کچھ نہ رہا۔

☆ قرغیزستان سے آنے والے ایک دوست Dr Jagyn bek Baer صاحب بیان کرتے ہیں: میں جو چاہتا تھا وہ مجھے خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات میں حاصل ہو گیا۔ بیعت کے دوران مجھے بہت رونا آیا۔ آج بھی مشکل سے اپنے آپ کو روکا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے خلیفۃ المسیح سے ہاتھ ملانے کا موقع دیا اور مجھے ایسا لگا کہ جیسے میرے پر نکل آئے ہیں اور میں پرواز کر رہا ہوں۔ جلسہ کے دن میری زندگی کے بہت غیر معمولی دن ہیں۔

☆ سیودیان سلیمانوسکی صاحب (Sevdjan Sulejmanovski) اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ آج میں نے احمدیت قبول کی ہے اور اس اعزاز پر بہت خوش ہوں۔ امسال جلسہ پر میں نے زیادہ تعداد میں لوگوں کو دیکھا۔ کھانا اور رہائش اچھی تھی۔ خلیفۃ المسیح کی تقاریر بہت اچھی تھیں کیونکہ اسلام کے بارہ میں وہ بہت اچھے انداز میں بتاتے ہیں۔ خصوصاً جب وہ اسلام کے بارہ میں مختصر الفاظ میں وضاحت بیان فرماتے ہیں۔ وہ آسان اور سادہ الفاظ میں بتاتے ہیں۔ میرے خیال میں 2019ء کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔

☆ آذربائیجان سے آغاصف اصغروو صاحب جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ انہیں جلسہ کے دوران حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں روحانیت کی اتنی بلندیوں کو دیکھوں گا جو خلیفۃ المسیح کی ذات میں ہیں۔ مربی محمود صاحب نے مجھے جماعت کے بارہ میں اور اس کے عقیدوں کے بارہ میں معلومات دینی شروع کیں۔ مجھے یہ سب بناوٹی اور جھوٹ لگا۔ میں نے ان باتوں کو سنتے ہی انکار کر دیا لیکن معلوم نہیں تھا سچ کی یہ قوت مجھے جلد اپنی طرف کھینچ لے گی۔ یقینی طور پر جماعت کی سچائی اور اس کے پیش کردہ دلائل بہت پختہ ہیں۔ ویڈیوز میں دیکھے جانے والے نظارے یہاں آکر حقیقت میں دیکھنے کا موقع ملا۔ حضور کو قریب سے دیکھنے کی خاطر میں جمعہ میں پہلی صف میں جاکر بیٹھا تھا۔ حضور کو تشریف لاتا دیکھ کر بہت ہی لذت محسوس کی۔ یہ روحانی لذت اس وقت اور بڑھ گئی جب حضور کی زبان مبارک سے قرآنِ کریم کی تلاوت سنی۔ ایسے لگا کہ یہ آواز اور اس کا روحانی اثر صرف حضور سے ہی خاص ہے۔ جلسہ میں بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا لیکن ہر ایک سے مل کر ایک ہی جیسا خوشگوار احساس ہوتا تھا جو یقینی طور پر دلیل ہے کہ یہ ایک جماعت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت بخشی۔ پہلی دفعہ جب مجھے یہ اطلاع دی گئی تو مجھے یقین نہ آیا۔ میں نے چار پانچ بار پوچھا کہ کیا واقعی میں حضور کے دستِ مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت کروں گا۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور ساتھ ہی پریشان ہو گیا کہ میں تو اس قابل نہیں۔ پھر میں نے درود شریف اور استغفار کا ورد شروع کیا۔ بیعت کا موقع آنے تک میں نہ کھا سکا اور نہ ہی کچھ اور کر سکا۔ الحمدللہ بیعت کا موقع بھی آگیا۔ حضور اپنے پرنور چہرے کے ساتھ تشریف لائے تو میری آنکھیں ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے قوت بخش روحانی موقع سے نوازا کہ میں بیعت کے بعد سجدہ میں گر گیا اور اس ذات کا شکر ادا کیا جس نے اپنے اس ناچیز گناہ گار بندے کو اپنے اتنے مقدس بندے کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ جلسہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ حضور انور کے ساتھ ہمیں ایک ملاقات کا موقع مل جائے گا۔ میں سارا دن کئی سوال سوچتا رہا۔ ذہن میں یہ بھی آتا رہا کہ بیعت کے وقت جو چہرہ دیکھا تھا اس کو اتنی جلدی دوبارہ دیکھوں گا۔ جب ملاقات کا موقع آیا تو میں اپنے ذہن میں سوچے ہوئے کئی سوالوں کو بھول گیا اور صرف سب سے زیادہ فکرمند کرنے والا سوال یاد رہا کہ آیا جلسہ کے بعد اپنے ملک جانے کے بعد کیا روحانیت کا یہ معیار قائم رہے گا؟ یا اس کو کیسے قائم رکھ سکتے ہیں۔ الحمدللہ حضور نے میری یہ مشکل حل فرمادی۔ آپ کے جواب نے مجھے تسلی عطا فرمادی کہ نماز سورہ فاتحہ اھدنا الصراط المستقیم۔صراط الذین انعمت علیھم اور استغفار اس کا حل ہے۔ میں یہاں سے عہد کر کے جا رہا ہوں کہ اگلے جلسہ تک اس نصیحت پر عمل پیرا رہوں گا اور اگلے جلسہ پر آکر حضور کو بتاؤں گا۔

☆ آسٹریا سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان فاطمہ سامر اللبابیدی صاحبہ لکھتی ہیں: میں نے جلسہ جرمنی کے موقع پر مورخہ 7/جولائی کو بیعت کی ہے۔ حضور انور سے درخواست دعا ہے کہ میری بیعت بابرکت ہو اور میری کوئی غلطی میرے اس عہد بیعت کو توڑ نہ دے۔ اللہ کرے کہ میں اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کرسکوں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں ذکر کیا ہے۔ میں اپنی فیملی کے ساتھ 2011ء سے احمدی ہوں۔ دو ماہ بعد میری عمر 18 سال ہوجائے گی۔ میری بچپن سے یہ خواہش تھی کہ خود بیعت کروں۔ میں نے 2011ء سے اپنا بیعت فارم محفوظ کیا ہوا تھا تا کہ خود پیش کروں اور حضور انور کے ہاتھ پر خود بیعت کروں۔ یہ تیسرا جلسہ ہے جس میں میں شامل ہوئی ہوں۔ میری ترجمہ اور عرب مہمانوں کو تبلیغ کرنے کے سیکشن میں ڈیوٹی تھی۔ اس قدر تبلیغ کی توفیق ملی کہ میری آواز بھی بیٹھ گئی۔ مجھے محسوس ہوا کہ گویا میں نورانی راستے پر چل رہی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی جماعت کے ساتھ ہوں۔ یہ سب کچھ حضور انور کی مبارک خلافت کے سائے کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کو ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک خوبصورت واسطہ بنایا ہے اور آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی قربت بخشی۔

☆ ایک کُرد لڑکی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے: چند سال قبل میری والدہ نے احمدیت قبول کی تھی لیکن اس وقت میں تیار نہ تھی۔ اب گذشتہ چند ماہ سے مجھے شرح صدر ہو رہی ہے کیونکہ میں نے احمدیوں میں باہمی محبت دیکھی ہے اور آج حضور کو دیکھنے اور حضور کی باتیں سننے سے میرے تمام خدشات دور ہو گئے ہیں۔ گزشتہ سال بھی میں آئی تھی لیکن یہ کیفیت نہ تھی جو آج ہے۔ مجھے آپ کے وجود سے نور نکلتا محسوس ہوا۔ میری والدہ بہت خوش ہوگی کیونکہ اب

حدیث نبوی ﷺ

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

مجھے یہ احساس بہت شدت سے ہونے لگا ہے کہ مجھے احمدی ہو جانا چاہیے۔

☆ ڈاکٹر محمد الحمود صاحب اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب میں دو سال قبل پہلی بار جلسہ پر آیا تو مجھے بہت عجیب لگا اور میرے لیے بالکل نئی بات تھی کہ احمدی کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح آ گیا اور ہمیں اس کا بالکل علم ہی نہیں، میرے ذہن میں کئی سوالات گردش کرتے کہ ہم نے تو یہی سیکھا اور پڑھا ہے کہ مہدی عربی ہوگا اور اس کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔ کیا یہ جماعت دینی ہے یا سیاسی؟ اسی طرح کے کئی سوالات نے میرے ذہن کو جکڑ لیا۔ ان سوالات کے جوابات حاصل کرنے کیلئے میں اگلے سال پھر جلسہ پر آیا اور احمدی بھائیوں سے مختلف موضوعات پر بات چیت ہوتی رہی۔ جلسہ کے بعد بھی میرا احمدیوں سے رابطہ رہا اور آہستہ آہستہ میرے تمام سوالات کے جوابات ملتے رہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ احمدی ہی ایک حقیقی مسلمان کی تمام صفات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے جماعت کی محبت اور اُلفت سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا۔ موصوف کہتے ہیں: یہ محبت جو جماعت کے لوگوں میں پائی جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کا بیج ان کے دلوں میں نہ بوتا تو کبھی بھی یہ محبت پیدا نہ ہوتی۔ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اس جلسہ پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب فرمائی اور بیعت کے وقت حضور کا چہرہ دیکھ کر اور بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے جو احساس تھا اسکو بیان کرنا بہت مشکل ہے، میں بہت خوش قسمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر مجھے بیعت کرنے کی توفیق دی۔ میں جانتا ہوں کہ لاکھوں ہاتھ اس بابرکت ہاتھ کو چھونے کی تمنّا کرتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں: اگر بیعت پانچ گھنٹے بھی جاری رہتی تو میں بور نہ ہوتا اور نہ مجھے وقت کے گزرنے کا احساس ہوتا۔ جلسہ کے اختتام پر ملاقات کے دوران میں حضرت امیر المؤمنین سے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن شدّت جذبات سے کچھ بھی نہ کہہ پایا۔

☆ فواد النزّال صاحب جو ایک سیرین دوست ہیں اور جرمنی میں مقیم ہیں کہتے ہیں: میں جماعت کے تعارف سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بارے سوچتا تھا اور مسلمانوں کی حالت پر نظر کرتا تھا جو دن بدن بری ہوتی چلی جا رہی تھی اور یہ کہ ان کی حالت کب ٹھیک ہوگی، پھر جب میں جرمنی آ گیا میں یورپ کے عرب دوستوں کو دیکھ کر سوچا کرتا تھا کہ کیا ان لوگوں کے ذریعہ یورپ میں اسلام پھیلے گا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں یورپ میں اسلام پھیلے گا۔ اس دوران ایک احمدی دوست ماہر المعانی صاحب سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے جماعت کے بارہ میں بتانا شروع کیا۔ شروع میں تو میں نے اس کی مخالفت کی لیکن جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے جلسہ پر جانے کا ارادہ کر لیا۔ میں نے جلسہ دیکھا اور سوچا کہ اس قدر لوگ کس طرح ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے اور آپس میں محبت اور اُلفت کا تعلق ان میں قائم ہو گیا، میں نے تہجد میں بہت دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ جماعت سچی ہے تو مجھے اسی جلسہ میں بیعت کی توفیق عطاء فرما دے۔ پس اس جلسہ پر میرا دل مطمئن ہو گیا اور میں نے بیعت کر لی۔ لیکن میری بیوی نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور میں نے اسے سمجھایا کہ تم یہ کتابیں پڑھو اور خدا سے استخارہ کرو۔ تین مہینے بعد میری بیوی نے استخارہ کیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک سفید کبوتر ان کے درمیان موجود ہے۔ میری بیوی نے پوچھا کہ یہ کبوتر کیا ہے؟ تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ کبوتر اسلام پھیلانے کیلئے قُدس کے علاقہ میں آیا ہے۔ اس خواب نے میری بیوی کے دل کو کھول دیا اور وہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں اور بیعت کر لی۔

موصوف بیان کرتے ہیں: میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری تمام فیملی کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے کی توفیق دی، میں اپنے تمام رشتہ داروں کو جماعت کی خوبصورت تعلیم کو پہنچانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اسکی توفیق دے۔ آمین

☆ کمال علوان صاحب جو ایک لبنانی دوست ہیں وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرے پاس ایک ریسٹورنٹ تھا جس میں ایک احمدی دوست محمد شہادہ صاحب آیا کرتے تھے، ایک دن مجھے کہنے لگے کہ میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ امام مہدی آ بھی چکے ہیں اور وفات بھی پا چکے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد میں نے سوچا کہ شخص کون تھا؟ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ احمدی آتا اور کہتا کہ امام مہدی آ چکا ہے اور ایک دن اس نے بعض باتوں کی وضاحت کی جن میں دجّال اور وفات مسیح کا ذکر تھا، میرے لیے یہ حیرت انگیز معلومات تھیں اور میرے دل میں گھر کر گئیں اور میرے دل میں تحریک پیدا کرنے لگیں کہ میں جماعت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کروں۔ پھر اس نے مجھے جلسہ پر جانے کی دعوت دی جسے میں نے بخوشی قبول کر لیا۔

کہتے ہیں: جلسہ میں جو سب سے پہلی میرے لیے جماعت کی سچائی کی دلیل بنی وہ اتنی بڑی تعداد اور اسکا حسن انتظام تھا۔ جلسہ کے دوران ایک دوست نے مجھے بتایا کہ یہ خلیفۃ المسلمین ہیں۔ پھر میں نے احمدیوں سے مختلف سوالات کیے جن کا انہوں نے بڑے پیار سے جواب دیا۔ میرا دل احمدیت کی صداقت سے مطمئن ہوتا چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ اگلے سال تک زندہ رہوں گا بھی یا نہیں اس لیے ابھی بیعت کرنی چاہئے تو میں نے بیعت کر لی۔ اسی طرح میری دو خوابیں بھی جماعت کی صداقت کی وجہ بنیں۔ اللہ کے فضل سے میرے ایک بیٹے نے بھی بیعت کر لی اور میں چاہتا ہوں کہ میری باقی اولاد بھی احمدی ہو جائے۔ میں الحوار المباشر اور خطبات جمعہ غور سے سنتا ہوں، میرے نزدیک دس شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے صرف چند شرائط ہی نہیں بلکہ یہ خدائی لائحہ عمل ہے، بیعت سے قبل میں دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے امام مہدی کو دیکھنے کی توفیق دے۔ گزشتہ زندگی جو جماعت کے بغیر میں نے گزاری ہے اس پر مجھے ندامت ہوتی رہتی ہے، میں اس لیے ہر احمدی کا تہہ دل سے احترام کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت کر رہے ہیں۔ مجھے اب اپنے بیوی بچوں اور کام کرنے کی اتنی فکر نہیں بلکہ مجھے یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ میرے پاس اتنے پیسے ہوں کہ میں جماعت کی ترقی کیلئے خرچ کر سکوں اور جماعت کی خدمت کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ میری خواہش کو قبول فرمائے۔ آمین

☆ پلّومب بے یا Pellumb Beja صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت میں داخل ہونے کی سعادت پائی اور اس کے لیے میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ حضور نے مجھ سے پوچھا کہ میں کس وجہ سے احمدی ہوا ہوں تو میں نے جواب دیا کہ شک سے یقین کی طرف اور اندھیرے سے نور کی طرف سفر کرنے سے میں احمدی ہوا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ ایک سال قبل میں ایمان سے خالی تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمان کی دولت نصیب فرمائی ہے۔ میری پیدائش اور پرورش مکمل لامذہب ماحول میں ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کے ذریعہ مجھے ایمان سے آراستہ کیا۔

☆ ایک مہمان Besim Gjozi بیسِم جوزی صاحب کہتے ہیں کہ: میں ایک دن قبل یعنی جلسہ کے آخری روز ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوا ہوں اور اس کیلئے میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں۔

☆ ایک جرمن نومبائع خاتون جنہوں نے امسال بیعت کی سعادت حاصل کی تھی انہوں نے بتایا: میں پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں جماعت کے بارے میں کسی حد تک واقف تھی۔ لیکن مزید علم حاصل کرنے کی غرض سے میں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ جلسہ پر جس طرح کی محبت بھری اور روحانی فضا تھی، جسے گویا چھو کر محسوس کیا جا سکتا تھا۔ ہر چہرہ نفرت سے پاک اور ایک دوسرے کیلئے محبت لیے ہوئے تھا۔ میں نے تمام تقریروں کو بہت غور سے سُنا اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ جلسہ سالانہ کی چند چیزیں تو میں عُمر بھر نہیں بھول سکوں گی۔

ان میں سرفہرست نماز باجماعت کی ادائیگی ہے۔ نماز کے دوران جو روحانی ماحول ہوتا تھا، وہ روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا تھا۔ دوسرا وہ لمحہ جب میں نے بیعت کر لی تو میں نے اپنے اندر ایک ایسا دائمی سکون اترتے پایا، جو بیان نہیں کر سکتی۔ ایک امن وسکون کا دریا تھا جو میرے اندر اتر گیا۔

اس کے بعد جب ہم نومبائعات کی حضور انور کے ساتھ ملاقات تھی، جب اس کے بارے میں سوچتی ہوں تو کیفیت بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ملتے۔ اُس لمحے میں جب حضور انور نے میٹنگ روم میں قدم رکھا، تمام ماحول بدل گیا تھا۔ دل ایک بہت خوبصورت کیفیت سے بھر گیا تھا، جیسے اس عاجزہ کو ان بابرکت قدموں کی برکت سے خُدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو گیا ہو۔

☆ ایک اور جرمن نومبائعہ جنہوں نے امسال بیعت کرنے کی توفیق پائی وہ لکھتی ہیں: جب میں نے پہلی مرتبہ حضور انور کی آواز مائیک پر سُنی تو معلوم ہوا حضور میرے بہت بہت قریب ہیں۔ حضور کی آواز میری روح میں اتر گئی۔ اس وقت میرے جو جذبات اور کیفیت تھی، وہ بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میں نے خود کو بہت ہی ہلکا سا محسوس کیا، ایک خوشی اور سکون کی کیفیت تھی جس سے میں سرشار تھی۔ میں جان گئی تھی کہ جس سکون اور روحانیت کی تلاش میں میں تھی، وہ مجھے آج احمدیت کی آغوش میں آ کر مل گیا تھا۔ میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ حضور کی آوز سننے کے بعد کر لیا تھا۔ بیعت کرنے کے اگلے روز ہم نومبائعات کو حضور انور کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس ملاقات کے دوران ایک ناقابل یقین واقعہ ہوا، وہ یہ کہ مجھے یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور انور مجھ سے مخاطب ہوئے۔ حضور انور کی پرشوکت شخصیت سے اتنی محبت، اتنا سکون اور روحانی کشش محسوس ہو رہی تھی، جسے بیان کرنا اس عاجزہ کے لیے ممکن نہیں۔ اس جلسہ سے بہت روحانی تحفے لے کر میں رخصت ہوئی اور اب بیعت کرنے کا شرف حاصل کرنے کے بعد بطور احمدی مسلمان خاتون اپنی زندگی کا آغاز کر چکی ہوں۔

☆ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر Fyrkzada Aliyev (فرک زادہ علیو) صاحب نے بھی بیعت کی توفیق پائی۔ موصوف نسلاً کرد ہیں اور ان کا تعلق

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2015)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

قاذقستان سے ہے۔ جرمنی میں پناہ گزین ہیں۔ چار سال پہلے ان سے ڈاکٹر عزیر صاحب کے ذریعہ جوان کے ساتھ پناہ گزین کیمپ میں تھے رابطہ ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: دو سال پہلے جب میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شریک ہوا تو جماعتی کتب کا مطالعہ کر چکا تھا اور مبلغ سے بالمشافہ اور فون پر بھی جماعتی عقائد سے واقفیت حاصل کر چکا تھا۔ جلسہ سالانہ کا ماحول، حضور انور کی ملاقات اور آپس کے بھائی چارے نے مجھے بہت متاثر کیا تھا اور اسی وقت بیعت کیلئے تیار تھا۔ لیکن اس وقت خاکسار اپنی بعض گھریلو پریشانیوں اور بیماریوں سے مغلوب تھا اس لیے بیعت کا ارادہ کہیں دب کر رہ رگیا۔ ان دو سالوں میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ جماعت کے احباب سے بھی رابطہ مضبوط ہوا۔ مزید مطالعہ کا بھی موقع ملا جس نے دو سال پہلے کئے گئے میرے فیصلے کو جس کا میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا تھا بہت تقویت دی۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر خاکسار نے پورے شرح صدر کے ساتھ بیعت کی سعادت پائی۔ الحمدللہ۔ خاکسار کی اہلیہ مزید غور فکر رہی ہیں۔ ان کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

☆ایک دوسری جرمن نومبائع خاتون جنہوں نے گزشتہ سال بیعت کی تھی وہ لکھتی ہیں: گزشتہ برس بیعت کرنے کے بعد خاکسار کیلئے بحیثیت احمدی یہ پہلا جلسہ تھا۔ پتہ نہیں چلا یہ ایک سال کیسے گزر گیا۔ جماعت میں شامل ہو کر میں ایسے محسوس کرتی ہوں، جیسے میں اپنے گھر پہنچ گئی ہوں۔ جلسہ سالانہ کا ہر لمحہ روحانیت سے بھرپور تھا، تمام تقاریر خصوصاً حضور انور کے خطابات بہت روح پرور تھے۔ ایک ایک لفظ روح میں اتر جانے والا تھا۔ گزشتہ سال میں مہمان تھی، جبکہ امسال میں بحیثیت میزبان مہمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق پا رہی تھی۔ یہ امر میرے لیے اتنا خوبصورت تھا کہ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ میں نے جماعت احمدیہ کو اُس وقت پایا جب میں امن، محبت اور روحانیت کی تلاش میں بہت تھک چکی تھی۔

موصوفہ نے کہا: اب میں چاہتی ہوں کہ خُدا تعالیٰ کا جس نے مجھے اس سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق دی، ہر لمحہ حق ادا کرنے کی کوشش کروں۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ مجھے اس ٹیم میں شامل کیا گیا اور اس طرح مہمانوں کی خدمت کی توفیق ملی۔ میں نہیں جانتی میری کس نیکی کے بدلے خُدا تعالیٰ نے مجھے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی، لیکن میں صرف یہ جانتی ہوں کہ اگر میں ساری عُمر بھی سجدے میں رہوں تو شکر ادا نہیں کرسکتی۔ جلسہ سالانہ روح کے لیے ایک تربیتی کیمپ ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور پُرنور بنفسِ نفیس ہم میں موجود ہوتے ہیں۔ وہ لمحہ جب حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں خطاب کے لیے تشریف لائے میری آنکھوں سے آنسو نہیں تھم رہے تھے، کہ اب سے میرے بھی حضور ہیں، میں بھی حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق پا چکی ہوں۔ حضور کے ہر لفظ کے ساتھ میری آنکھ سے آنسو گرتے رہے، یہاں تک کہ ترانے بھی ختم ہو گئے اور میں روتی رہی۔ میرے ساتھ بیٹھی جرمن بہن نے مجھے گلے سے لگا لیا اور ہم دونوں زار و قطار رونے لگے۔ یہ وہ بے چینی کے آنسو نہیں تھے بلکہ یہ وہ خوشی کے آنسو تھے جو امن کی آغوش میں آنے کے بعد فرطِ جذبات میں بہے چلے جا رہے تھے۔ شکریہ پیارے خُدا کہ تو نے ہمیں سیدھا رستہ دکھا دیا۔

بعض مہمانوں نے بیعت کی تقریب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

☆جارجیا کے وفد میں دینی علوم کی طالبہ Nanuka Zumbululidze بھی شامل تھیں۔ بیعت کی تقریب کے حوالہ سے یہ اپنے جذبات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ: بیعت کی تقریب جذبات سے بھرپور تھی۔ مجھے مذہبی اتحاد کا ایک نظارہ دیکھنے کو ملا اور معلوم ہوا کہ کس طرح مختلف رنگ و نسل کے لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ میں دینی علم حاصل کر رہی ہوں۔ جلسہ پر پہلی مرتبہ آئی ہوں اور میرا یقین ہے کہ یہ جلسہ امن کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

☆مشرقی علوم کے طالبِ علم Giga Gigauri بھی اس وفد میں شامل تھے۔ یہ کہتے ہیں: لوگ بہت ہمدرد تھے جس کی وجہ سے میں یہاں ہوں۔ بیعت کی تقریب کو میں ایک زائر کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں۔ لوگوں کا اس رنگ میں اکٹھا ہونا ایک شاندار امر ہے۔

☆جارجیا سے ایک وکیل اور یونیورسٹی لیکچرار Temor Shengelaya پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے اور بہت متاثر ہوئے۔ بیعت کی تقریب کے بعد بار بار کہتے رہے کہ یہ ایک معجزہ ہے، یہ ایک معجزہ ہے۔ کہتے ہیں کہ جماعت سے باہمی محبت بہت زیادہ ہے۔ بالخصوص میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر میڈیا کوریج

جلسہ سالانہ جرمنی کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

☆ جرمنی میں کل 13 میڈیا outlets پر جلسہ کی کوریج ہوئی۔

☆اس میں جرمنی کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار FAZ سے لے کر بعض لوکل اخبارات، آن لائن اخبارات اور میگزین بھی شامل ہیں۔

☆اس کے علاوہ صوبائی ٹی وی SWR پر بھی خبر نشر ہوئی اور اس کی ویب سائٹ پر آرٹیکل کے ساتھ خبر لگائی گئی۔

☆ جرمنی کے علاوہ اٹلی، چین اور سلواکیا کے آن لائن اخبارات میں بھی جلسہ کے حوالہ سے خبریں شائع ہوئیں۔ ایک اندازے کے مطابق ان تمام media outlets کی پہنچ 2 کروڑ 26 لاکھ سے زائد افراد تک ہے۔

ایم ٹی اے (افریقہ) کے ذریعہ بھی افریقہ کے ممالک میں کوریج ہوئی ہے۔

☆ ایم ٹی اے افریقہ ٹیم نے افریقہ بھر میں نیشنل ٹی وی چینلز کو روزانہ کی بنیاد پر جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالہ سے رپورٹس بنا کر مہیا کیں جو کہ درج ذیل نیشنل ٹی وی چینلز پر یہ رپورٹس نشر ہوئیں۔

(1) گھانا نیشنل ٹیلی ویژن (2) سیرالیون نیشنل ٹیلی ویژن (3) گیمبیا نیشنل ٹیلی ویژن (4) یوگنڈا نیشنل ٹیلی ویژن (5) روانڈا نیشنل ٹیلی ویژن

جلسہ کے حوالہ سے رپورٹس خاص نیوز بلٹن میں نشر ہوئیں۔ ان ٹی وی چینلز کو دیکھنے والوں کی تعداد 30 ملین سے زائد ہے۔ سیرالیون کے نیشنل ٹیلیویژن اور دیگر دو نیشنل ٹی وی چینلز پر جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی روزانہ چوبیس گھنٹے نشر کی جاتی رہی۔

امسال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی کی نشریات افریقن زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر ہوئیں۔ پہلی مرتبہ جلسہ کے تینوں دن ایم ٹی اے سٹوڈیو کے تمام پروگرام جس میں studio discussion بھی شامل ہیں Twi، یوروبا اور سواحیلی زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بھی سوشل میڈیا پر وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی ہے۔

امسال انگریزی، سپینش اور جرمن ایڈیشن کی ویب سائٹس پر جلسہ سالانہ کی کوریج کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران مختلف مصروفیات جس میں وفود کے ساتھ ملاقاتیں، انفرادی ملاقاتیں اور آمین وغیرہ کے پروگرام کے حوالہ سے مختصر 13 ویڈیوز بنائی گئیں۔

☆اسکے علاوہ 21 نئے آرٹیکل ڈالے گئے۔

☆سوشل میڈیا پر بھی 115 سے زائد پوسٹس ڈالی گئیں۔

☆ان ویڈیوز، آرٹیکلز اور سوشل میڈیا کی posts کے ذریعہ 7 لاکھ 30 ہزار کے قریب لوگوں تک پیغام پہنچا جس میں کوشش کی گئی تھی کہ پیغام غیر مسلم اور مغربی ممالک کے لوگوں کو جائے۔ اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اندازے کے مطابق آئندہ یہ تعداد ایک ملین تک ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

08 جولائی 2019ء (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 بجکر 15 منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں رشیا، تاجکستان اور ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مہمانوں نے عرض کیا کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ منظم تھا اور بڑے اعلیٰ پیمانے پر تھا۔

اسٹونیا سے آنے والے ایک مہمان سے حضور انور نے فرمایا آپ نئے احمدی ہیں۔ آپ سورۃ فاتحہ عربی میں یاد کریں اور پھر اس کا ترجمہ سیکھیں۔ اور اس کو بار بار پڑھیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بھی بار بار پڑھیں۔ خدا تعالیٰ سے ہی مدد چاہو اور اُس کی ہی عبادت کرو۔ اس کے علاوہ دینی علم بھی سیکھیں۔ اور اپنے آپ کو ریفارم کریں۔

ماسکو سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ ایک سال سے احمدی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کی مذہبی بیک گراؤنڈ کیا ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ کیتھولک چرچ سے تعلق تھا۔ بیس سال قبل اسلام قبول کیا تھا اور اب ایک سال سے احمدی ہوں۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر مسیح و مہدی آئے گا اور اسلام کا احیائے نو کرے گا۔ چنانچہ وہ مسیح و مہدی آیا اور آپ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی تیس آیات اپنی کتب میں درج کی ہیں اور بتایا ہے کہ ان

کلامُ الامام

”جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

”قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا تمام مسلمان مسیح ؑ کی آمد ثانی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جس مسیح ؑ نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور قرآن کریم اور احادیث میں مسیح و مہدی کی آمد کے جو نشانات ہیں وہ بھی پورے ہو چکے ہیں۔ بہت سے مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ نشانات تو پورے ہو چکے ہیں لیکن وہ پھر بھی مسیح کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا چاند سورج گرہن کا نشان بھی پورا ہو چکا ہے۔ ابھی یہ نشان ظاہر نہ ہوا تھا تو لوگوں نے کہا کہ چاند سورج گرہن کا نشان پورا نہیں ہوا۔ چنانچہ 1894ء میں حدیث میں بیان کردہ تمام نشانیوں کے ساتھ چاند سورج گرہن لگا۔ اور پھر اگلے سال 1985ء میں ویسٹ Hemisphere میں چاند اور سورج گرہن ہوا۔

حضور انور نے فرمایا مسلم اُمّہ ریفارمر چاہتی ہے لیکن ابھی تک انتظار کر رہی ہے۔ اگر اب نہیں آنا تو پھر کب آنا ہے۔ ہم ان کو بتاتے ہیں کہ یہ نشانات ہیں اور یہ پیشگوئیاں ہیں اور سب پوری ہو چکی ہیں اور مسیح و مہدی کے آنے کا یہی وقت ہے۔

☆حضور انور نے موصوف سے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی کتاب دعوۃ الامیر کا رشین ترجمہ ہو چکا ہے اس کو پڑھیں۔

☆ملک تاجکستان سے آنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ ان کی عمر 70 سال ہے۔ اگر جماعت احمدیہ اتنی پرانی ہے تو ان کو پہلے معلوم کیوں نہ ہوا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام 1400 سو سال پرانا ہے تو براعظم امریکہ کے بعض دور دراز کے ممالک جزائر ایسے ہیں کہ وہاں کے لوگوں کو اب اسلام کا علم ہوا ہے۔ ایک پادری نے بھی اس بات کا اظہار کیا تھا کہ فلاں فلاں ایریا میں عیسائیت کا پیغام نہیں پہنچا اس لیے ان سے باز پرس نہ ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت وہاں نہیں پہنچی۔

☆حضور انور نے فرمایا اب اشاعت کا زمانہ ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ 130 سال میں ایک چھوٹے سے گاؤں سے پیغام نکل کر 212 ملکوں میں پھیل گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا مذاہب کی ایک تاریخ ہے۔ اس کو دیکھیں۔ مذاہب اسی طرح تدریجاً پھیلے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک پیغام پہنچانے کی راہ میں روکوں کا سوال ہے وہ تو بعض حکومتوں کی طرف سے قائم ہوتی رہی ہیں۔ مولوی ظہور حسین صاحب بخارا کو بھی تو قید کر لیا گیا تھا کہ وہ اسلام کا پیغام نہ پہنچا سکیں۔

☆ماسکو سے جماعت کے مقامی معلم رستم حماد ولی صاحب بھی جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی آنے کا موقع ملا ہے۔ یہاں بھی دور دور کے ممالک سے لوگ آئے ہیں۔ جماعت جرمنی نے بڑی ترقی کی ہے۔ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ یہ جلسہ بھی انٹرنیشنل لیول کا جلسہ بن گیا ہے۔ لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

☆ایک مہمان عبدالستار بوبوایو صاحب (Absussator Boboev) پولینڈ سے جلسہ میں شامل ہوئے جو تاجک ہیں، وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں نے احمدیوں کے بارے میں سنا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں اور شراب کو جائز سمجھتے ہیں۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے احمدیوں کی 'مسجد سبحان' دیکھی اور اس میں نماز پڑھی تو پتا لگا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں اور پانچ ارکان دین پر عمل کرتے ہیں۔ جلسہ میں شامل ہو کر پتا چلا کہ یہ امام مہدی کو مانتے ہیں اور بالکل شراب نہیں پیتے اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ یہاں جلسہ میں شامل ہونے کے بعد بہت زیادہ معلومات احمدیہ جماعت کے بارہ میں ملیں اور میں بنیادی طور پر آپ کو مسلمان سمجھنے لگا ہوں۔ ارکان دین اور ارکان اسلام وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہوتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کو آپ لوگ امام سمجھتے ہیں اور ان کے فقہ پر عمل کرتے ہیں۔ مجھے اس بارہ میں علم حاصل ہوا ہے۔ جلسہ میں بہت کچھ اچھا لگا۔ یہاں پر حج کے بعد دوسری مرتبہ اتنے مسلمانوں کو اکٹھے ہوتے دیکھا۔ خلیفہ سے ملاقات بہت اچھا تجربہ تھا۔ ان کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ جب میں تاجکستان ہوتا تھا تو ایم.ٹی.اے پر ان کو دیکھا کرتا تھا اور بہت متاثر ہوتا تھا۔ وہ بہت نیک انسان ہیں۔

☆مرزا رحیم صاحب اور ان کے تین ساتھی تاجکستان سے ہیں اور لتھوینیا میں ہوتے ہیں۔ یہ اپنے اور اپنے ساتھ آئے ہوئے تینوں تاجک ساتھیوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ ہمارے لیے بہت اچھا اور متاثر کرنے والا تھا۔ نظم و ضبط کا معیار بہت اچھا تھا اور اس سے پتا چلتا ہے کہ جماعت نے اپنے قدم مضبوط کر لیے ہیں۔ جلسہ کے پروگراموں میں کوئی بھی تبدیلی نہ کرنا اور کسی پروگرام میں بھی دیر نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ جلسہ میں جماعت کا نظم و ضبط کا معیار بہت اچھا ہے۔ ہمیں یہ بات بہت اچھی لگی کہ مسلمانوں میں سے ایک گروہ نے یورپین لوگوں کا اعتماد حاصل کر لیا ہے۔ ہم لوگ جو ابھی نئے نئے یورپ میں آئے ہیں تو ہم نے اس سے ایک اچھا تجربہ حاصل کیا ہے کہ ہم کس طرح یورپین ممالک میں کام کر سکتے ہیں۔ جلسہ میں ہر ایک قوم و ملت کے لوگ بغیر کسی روک کے شامل تھے۔ ہمیں جماعت کا نعرہ کہ "محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں" بہت اچھا لگا۔

اس کے علاوہ ہمیں جماعت احمدیہ کے امام مرزا مسرور احمد کی باتیں بہت اچھی لگیں خاص طور پر یہ کہ "دہشتگردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اسلام مہربانی، مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا نام ہے۔"

آخر پر ہم جلسہ کے تمام کارکنوں کا اور خاص طور پر ان کا جنہوں نے ہمیں اس طرح کے پُرشوکت جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی، دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کیلئے نیک تمنائیں رکھتے ہیں۔ یہ ملاقات 10 بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انڈونیشیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں 10 بجکر 45 منٹ پر انڈونیشیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ انڈونیشیا سے امسال 35 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ جن میں 23 خواتین اور 12 مرد حضرات تھے۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ سارے کام بڑے منظم طریق پر ہوئے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ہماری جماعت میں کافی نئے احمدی ہیں ان سے چندہ حاصل کرنا کافی مشکل کام ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: پہلے ان کی تربیت کرو۔ ایمان لانا فرض ہے۔ پانچ نمازیں فرض ہیں ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاؤ۔ روزہ فرض ہے۔ پھر بعد میں مالی قربانی فرض ہے۔ پہلے ان کی تربیت کرو۔ تین سال کی تربیت کا عرصہ اس لیے ہی رکھا ہوا ہے کہ ان کی تربیت ہو جائے پھر ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں، قربانی کا جذبہ دل سے نکلنا چاہیے۔ صحابہ ؓ نے دل سے اسلام کو قبول کیا اور پھر قربانیاں پیش کیں۔ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ خدا کی رضا کے لیے دینا ہے۔ نو مبائعین کو شروع سے ہی یہ عادت ڈالیں کہ تحریک جدید اور وقف جدید کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور دیں۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ غیر احمدی مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ میں کیا کروں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ نے دعویٰ کیا تو لوگ آپ ﷺ سے نفرت کرتے تھے اور ظلم بھی کرتے تھے۔ لوگ صحابہ کرام ؓ سے بھی نفرت کرتے تھے اور مارتے تھے۔ سب صبر کے ساتھ برداشت کرتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی صبر سے برداشت کریں کہ یہ احمدیت کی تعلیم ہے۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے خاوند پہلے نیک احمدی تھے۔ اب فیملی کے دباؤ کے تحت احمدیت سے دور ہو رہے ہیں۔ دعا کریں کہ وہ واپس آجائیں اور میرے بچے جماعت سے منسلک رہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے بچوں کو مسجد میں لائیں۔ ان کا مسجد سے تعلق بنا دیں۔

حضور انور نے فرمایا میری رپورٹ ہے کہ جس طرح MTA دیکھا جانا چاہیے ویسے انڈونیشیا میں نہیں دیکھا جاتا۔ اپنے بچوں کو، اپنی نسلوں کو MTA سے منسلک کریں۔ نئی نسل کیلئے پروگرام انڈونیشین زبان میں بنائیں۔ حضور انور نے وفد کے ممبران سے جائزہ لیا کہ کون کون خطبہ جمعہ سنتا ہے۔

☆وفد کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبہ کس شکل میں ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تعداد کے لحاظ سے بھی ہوگا۔ تعداد بڑھے گی اور اکثریت احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ لوگ خراب حالت میں بھی رہیں گے۔

☆ایک دوست عبدالرحمٰن صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ یہ اعزاز ملا کہ جلسہ میں شامل ہو سکوں اور حضور کو پہلی مرتبہ مل سکوں۔ میں کبھی اس تجربہ کو نہیں بھولوں گا۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ یہ جلسہ ایک بہترین جلسہ تھا جس کا انتظام قریباً ہر لحاظ سے بہت اچھا تھا۔ ہمیں حضور انور سے ملنے کی توفیق ملی۔ مختلف ممالک سے آنے والے بھائیوں سے ملنے کا موقع ملا۔ اسی طرح ایمان افروز تقاریر سننے کا موقع ملا۔ جس سے ہمارے ایمان میں ترقی نصیب ہوئی۔

☆ایک دوست فضل احمد صاحب بیان کرتے ہیں میں جلسہ سے بہت محظوظ ہوا۔ تقاریر کے موضوعات کا یقیناً میری زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے کہ میں اپنی زندگی کو کس طرح گزاروں اور یہ میری زندگی میں روحانیت کو بیدار کرنے کیلئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جلسہ کے دوران مجھے موقع ملا کہ میں ترجمہ کے شعبہ میں خدمت کر سکوں۔

وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور انڈونیشیا تشریف لائیں، اس پر حضور انور نے فرمایا "خدا کرے۔" اللہ حافظ ہو۔

انڈونیشین وفد کی یہ ملاقات 11 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت تمام طلباء کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالب دعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

واقفین نو کو دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اکتوبر 2016)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1؍فروری 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ بڑے دراز قد اور خوبصورت چہرے کے مالک تھے اور آنحضرت ﷺ کے دارِارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام میں شامل ہو چکے تھے۔ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے تھے۔ آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جو حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی تھی۔حضرت ابوحُذَیفَہ حبشہ کی طرف دونوں ہجرتوں میں شامل ہوئے تھے اور آپؓ کی بیوی حضرت سَہْلَہ بنت سُہَیل نے بھی آپ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

سوال حضور انور نے ہجرت حبشہ کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی اور قریش اپنی ایذارسانی میں ترقی کرتے گئے تو آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں اور فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے اسکی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر کتنے مرد و خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رَجَب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ان میں سے زیادہ معروف کے نام یہ ہیں: حضرت عثمان بن عفانؓ اور ان کی زوجہ رُقَیَّہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، زُبیر ابن العَوام، ابوحُذَیفَہ بن عُتْبہ۔عثمان بن مَظْعُون، مُصْعَب بن عُمَیر، ابوسلمہ بن عبدالاَسَد اور ان کی زوجہ اُمِ سَلَمہ۔

سوال ہجرت حبشہ کے کچھ عرصہ بعد وہاں کے مسلمانوں کو کیا افواہ پہنچی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان مہاجرین کو حبشہ میں گئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایک اُڑتی ہوئی افواہ ان تک پہنچی کہ تمام قریش مسلمان ہو گئے ہیں اور مکہ میں اب بالکل امن ہو گیا ہے۔اس خبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر مہاجرین بغیر سوچے سمجھے واپس آ گئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حبشہ میں پھیلنے والی افواہ کی کیا وجوہات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے صحنِ کعبہ میں سورت نجم کی آیات تلاوت فرمائیں۔ اس وقت وہاں کفار کے کئی رؤساء بھی موجود تھے۔ان آیات کی تلاوت کے بعد آنحضرت ﷺ اور سب مسلمان یکلخت سجدے میں گر گئے تو اس کلام اور اس نظارے کا ایسا ساحرانہ اثر قریش پر ہوا کہ وہ بھی بے اختیار ہو کر مسلمانوں کے ساتھ سجدے میں گر گئے۔قریش نے اپنے اس فعل کو آڑ بنا کر یہ افواہ مشہور کر دی کہ قریش مکہ مسلمان ہو گئے ہیں۔جب یہ افواہ مہاجرین حبشہ تک پہنچی تو وہ بہت خوش ہوئے اور سنتے ہی خوشی کے جوش میں بغیر سوچے سمجھے واپس آ گئے۔

سوال حضور انور نے ہجرت حبشہ ثانیہ کی کل تعداد کیا بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مہاجرین حبشہ کی تعداد ایک سو ایک تک پہنچ گئی جن میں اٹھارہ عورتیں بھی تھیں۔اور مکہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بہت ہی تھوڑے لوگ مسلمان رہ گئے۔اس ہجرت کو بعض مؤرخین ہجرت حبشہ ثانیہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

سوال کُرز بن جَابِر فِہرِی کون تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ مکہ کا ایک رئیس تھا جس نے قریش کے ایک دستہ کے ساتھ کمال ہوشیاری سے مدینہ کی ایک چراگاہ پر اچانک حملہ کیا جو شہر سے صرف تین میل پر تھی اور مسلمانوں کے اونٹ وغیرہ لوٹ کر لے گیا۔

سوال غزوۂ بدر الاولیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کو جب کرز بن جابر فہری کے حملہ کی اطلاع ہوئی تو آپ فوراً زید بن حارثہ کو اپنے پیچھے امیر مقرر کر کے اور مہاجرین کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر اس کے تعاقب میں نکلے اور سَفَوَان تک جو بدر کے پاس ایک جگہ ہے اس کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا۔اس غزوہ کو غزوۂ بدر الاولیٰ بھی کہتے ہیں۔

سوال کفار مکہ کی حرکات و سکنات کا حال معلوم کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے کیا تدبیر اختیار فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کُرز بن جابر کے اچانک حملے نے مسلمانوں کو بہت زیادہ خوفزدہ کر دیا۔ان خطرات کو دیکھ کر آنحضرتؐ نے یہ ارادہ فرمایا کہ قریش کی حرکات و سکنات کا قریب سے ہو کر علم حاصل کیا جائے۔اس غرض کیلئے آپؐ نے آٹھ مہاجرین کی ایک پارٹی تیار کی اور مصلحتاً اس پارٹی میں ایسے آدمیوں کو رکھا جو قریش کے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے تا کہ قریش کے مخفی ارادوں کے متعلق خبر حاصل کرنے میں آسانی ہو اور پارٹی پر آپؐ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جَحْش کو امیر مقرر فرمایا۔اس میں ابوحُذَیفَہ بن عُتْبہ بھی شامل تھے۔

سوال آنحضرتؐ نے اس پارٹی کی غرض و غایت عامۃ المسلمین سے مخفی رکھنے کیلئے کیا تدبیر اختیار فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے اس سریہ کو روانہ کرتے ہوئے اس سریہ کے امیر کو بھی یہ نہیں بتایا کہ تمہیں کہاں اور کس غرض سے بھیجا جا رہا ہے بلکہ چلتے ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک سربمہر خط دے دیا اور فرمایا کہ اس خط میں تمہارے لئے ہدایات درج ہیں۔جب تم مدینہ سے فلاں سمت دو دن کا سفر طے کر لو تو پھر اس خط کو کھول کر اس کی ہدایت کے مطابق عمل درآمد کرنا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے جو خط حضرت عبداللہ بن جحش کو دیا تھا اس میں کیا لکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس میں یہ الفاظ درج تھے کہ تم مکہ اور طائف کے درمیان وادیٔ نخلہ میں جاؤ اور وہاں جا کر قریش کے حالات کا علم لو اور پھر ہمیں اطلاع کر دو۔آپؐ نے خط کے نیچے یہ ہدایت بھی لکھی تھی کہ اس مشن کے معلوم ہونے کے بعد اگر تمہارا کوئی ساتھی اس پارٹی میں شامل رہنے سے متأمل ہو تو اگر وہ واپس آنا چاہے تو اسے واپس آنے کی اجازت ہے۔

سوال حضرت عبداللہ بن جحش اور آپ کے ساتھیوں نے اخفائے راز کے لیے کیا حکمت اختیار کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بعض نے اخفائے راز کے خیال سے اپنے سر کے بال بھی منڈوا دیئے تا کہ راہ گیر وغیرہ ان کو عمرے کے خیال سے آئے ہوئے لوگ سمجھ کر کسی قسم کا شبہ نہ کریں۔

سوال نخلہ پہنچ کر حضرت عبداللہ بن جحش اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہاں پہنچے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اچانک وہاں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ بھی آ گیا اور ہر دو جماعتیں ایک دوسرے کے سامنے ہو گئیں۔ ان کو پتا لگ گیا کہ یہ مسلمان ہیں۔انہوں نے ان سے جنگ کرنے کی ٹھان لی۔مسلمانوں نے یہی فیصلہ کیا کہ قافلے پر حملہ کر کے یا تو قافلے والوں کو قید کر لیا جائے یا مار دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اللہ کا نام لے کر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار کا ایک آدمی جس کا نام عَمرو بن اَلحَضْرَمی تھا مارا گیا اور دو آدمی قید ہو گئے۔لیکن چوتھا آدمی بھاگ نکلا اور مسلمان اسے پکڑ نہ سکے اور اس طرح ان کی تجویز کہ ان کو پکڑ لیا جائے یا مار دیا جائے وہ کامیاب ہوتے ہوتے رہ گئی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ کا کیا ردّعمل تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب یہ جماعت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کو سارے ماجرے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں شہر حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی۔آپؐ نے مال غنیمت لینے سے انکار کر دیا۔اس پر عبداللہ اور ان کے ساتھی سخت نادم اور پشیمان ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ بس اب ہم خدا اور اس کے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تشفی کے سامان کس طرح کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ بالآخر ذیل کی قرآنی وحی نازل ہو کر مسلمانوں کی تشفی کا موجب بنی يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا (البقرۃ:218) یعنی لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہرِ حرام میں لڑنا کیسا ہے؟ تو ان کو جواب دے کہ بیشک شہر حرام میں لڑنا بہت بُری بات ہے لیکن شہر حرام میں خدا کے دین سے لوگوں کو جبراً روکنا بلکہ شہر حرام اور مسجد حرام دونوں کا کفر کرنا یعنی ان کی حرمت کو توڑنا اور پھر حرم کے علاقے سے ان کے رہنے والوں کو بزور نکالنا خدا کے نزدیک شہر حرام میں لڑنے کی نسبت بھی بہت زیادہ بُری ہیں۔یقیناً شہر حرام میں ملک کے اندر فتنہ پیدا کرنا اس قتل سے بدتر ہے جو فتنہ کو روکنے کے لئے کیا جاوے۔اور کفار تمہاری عداوت میں اتنے اندھے ہو رہے ہیں کہ کسی وقت اور کسی جگہ بھی وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئیں گے اور وہ اپنی یہ لڑائی جاری رکھیں گے حتٰی کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں بشرطیکہ وہ اس کی طاقت پائیں۔

سوال حضرت ابوحذیفہؓ نے جنگ بدر کے موقع پر کس صبر اور ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابوحُذَیفَہ کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ غزوۂ بدر کے دن آپؓ اپنے والد سے مقابلے کیلئے آگے بڑھے کیونکہ والد اُن کے مسلمان نہیں تھے۔تو نبی ﷺ نے انہیں اس سے روک دیا اور فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔کسی اَور کو ان سے لڑنے دو چنانچہ آپؓ کے والد، چچا، بھائی اور بھتیجے کو قتل کیا گیا اور حضرت ابوحُذَیفَہ نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اس نصرت پر شکر بجا لائے جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں ظاہر کی تھی یعنی فتح عطا فرمائی تھی۔

سوال حضرت ابوحذیفہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوحُذَیفَہ نے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی توفیق پائی اور حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں 53 یا 54 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں جماعت کے کس دیرینہ خادم کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اب میں جماعت کے ہمارے ایک دیرینہ خادم سلسلہ و بزرگ پروفیسر سعود احمد خان صاحب دہلوی کا ذکر کروں گا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔21؍جنوری کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8؍فروری 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت ابومُلیل بن الازعر اور حضرت انس بن معاذ انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَبُومُلَیْل بِن اَلاَزْعَر کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔حضرت اَنَس بن مُعَاذ انصاریؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنونجار سے تھا۔آپ غزوۂ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔غزوۂ احد میں آپؓ کے بھائی حضرت اُبَیْ بن معاذ بھی آپ کے ساتھ شامل ہوئے۔

سوال حضور انور نے حضرت ابوشیخ اُبَیْ بن ثابتؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَبُوشَیْخ اُبَیْ بن ثابتؓ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی سے تھا۔آپؓ حضرت حسان بن ثابتؓ اور حضرت اَوس بن ثابتؓ کے بھائی تھے۔غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔انکی وفات واقعہ بئرِ معونہ کے روز ہوئی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بُردہ بن نیار کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ حضرت براء بن عازبؓ کے ماموں تھے۔بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔اس کے علاوہ غزوۂ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔فتح مکہ کے دن بنوحارثہ کا جھنڈا حضرت اَبُو بُرْدَہ کے پاس تھا۔حضرت اَبُوعَبْس اور حضرت اَبُوبُرْدَہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت دونوں نے قبیلہ بنوحَارِثہ کے بتوں کو توڑا۔

سوال غزوۂ احد کے دن مسلمانوں کے پاس کتنے گھوڑے تھے اور کس کس کے پاس تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد کے دن مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے۔ایک گھوڑا رسول کریم ﷺ کے پاس تھا جس کا نام 'اَلسَّکْب' تھا اور دوسرا گھوڑا

حضرت ابوبُردہ کے پاس تھا جس کا نام مُلاوِح تھا۔

سوال حضرت ابوبردہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَبُوبُردہ حضرت علی کے ساتھ تمام جنگوں میں شامل رہے۔ آپؓ کی وفات حضرت معاویہؓ کے ابتدائی دور میں ہوئی۔ ان کی وفات کے سال کے بارہ میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی وفات 41 ہجری میں ہوئی جبکہ دوسری روایات میں 42 ہجری اور 45 ہجری کا ذکر بھی ملتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر کیا نصائح فرمائی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت بَراء بن عازِب سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ عیدالاضحیہ کے دن نماز کے بعد ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا جس نے ہماری نماز جیسی نماز پڑھی اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کی تو اس نے ٹھیک قربانی کی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ بکری گوشت ہی کیلئے ہوئی۔ یعنی یہ قربانی نہیں ہے۔ بلکہ عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا تو اس طرح ہی ہے جس طرح گوشت کھانے کیلئے بکری ذبح کر لی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نصائح کو سن کر حضرت ابو بردہ بن نیارؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سوال کیا اور آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَبُوبُردہ بن نِیار نے کہا یا رسول اللہ! میں نے تو نماز کے نکلنے سے پہلے ہی قربانی کر لی ہے اور میں یہ سمجھا تھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا ہے۔ اس لئے میں نے جلدی کی، خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ بکری تو گوشت ہی کیلئے ہوئی۔ یہ تمہاری قربانی نہیں ہے۔ حضرت اَبُوبُردہ نے کہا کہ میرے پاس ایک سال کی پٹھیاں ہیں اور وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہیں۔ اگر میں یہ قربانی کر دوں تو کیا میری طرف سے کافی ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں کر دو لیکن تمہارے بعد کسی کو کافی نہیں ہوگا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں جب قربانی کے بکرے کی عمر کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں سوال ہوا کہ قربانی کے بکرے کی عمر کیا ہونی چاہئے تو اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو فرمایا کہ آپ جواب دیں۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ اہل حدیث کے نزدیک دو سال کا ہونا ضروری ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت اسعد بن یزیدؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَسعَد کے والد کا نام یَزِید بن اَلفاکِہ تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوزُرَیق سے تھا۔ آپؓ غزوۂ بدر اور احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شامل تھے۔ علامہ ابن اسحاق نے اَسعَد کی بجائے سَعد بن یَزِید کا نام اصحاب بدر میں لکھا ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت تمیم بن یعار انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت تَمیم بن یَعار انصاریؓ کے والد کا نام یَعار تھا۔ آپؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوجدارۃ بن عوف بن الحارث سے تھا۔ آپ غزوۂ بدر اور احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ ان کی والدہ قبیلہ بنوعمرو سے تھیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اوسؓ بن ثابت بن منذر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَوس بن ثابِت بن مُنذِر انصاری کی کنیت اَبُو شَدّاد تھی۔ آپ کی والدہ کا نام سُخطیٰ بنتِ حارِثہ تھا۔ آپ مشہور صحابی حضرت شَدّاد بن اَوس کے والد تھے۔ آپؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بَنُوعَمرو بن مَالِک بن نَجّار سے تھا۔ عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوۂ بدر اور احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ حضرت حسّان بن ثابتؓ اور حضرت اُبَی بن ثابت آپؓ کے بھائی تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت ثابت بن خنسا اور حضرت اوس بن الصامتؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ثابِت بن خَنسَاء کا تعلق قبیلہ بنوغَنم بن عدِی بن نَجّار سے تھا اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت اَوس بن اَلصَّامِت حضرت عبادۃ بن صامتؓ کے بھائی تھے۔ غزوۂ بدر، احد اور دوسرے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہؐ نے حضرت اوس بن صامت اور حضرت مَرثَد بن اَبِی مَرثَد اَلغَنَوِی کے درمیان عقد مؤاخات کیا۔

سوال حضور انور نے عربوں کی قدیم رسم ظہار کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ظِہار عربوں میں ایک رواج تھا کہ اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہہ کر اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ اسلام نے اس رسم کو مٹا دیا اور حکم دیا کہ اس کلمہ کے کہنے سے طلاق نہیں ہوتی۔ یہ بیہودہ بات ہے جس کی سزا میں اسلام نے کفّارہ مقرر کیا ہے۔

سوال حضرت اوس نے جب اپنی بیوی سے ظہار کے بعد کفارہ ادا نہیں کیا تو آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اَوس نے کفارہ نہیں ادا کیا، کفارہ دینے سے پہلے اپنی اہلیہ سے تعلق قائم کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے اور حکم دیا کہ پندرہ صَاع جَو ساٹھ مسکینوں کو کھلائیں۔ یعنی کفّارہ یہ ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو تم کھانا کھلاؤ۔

سوال ظہار کے متعلق قرآن کریم میں کیا تعلیم بیان ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اپنی عورت کو ماں کہہ بیٹھے تو وہ حقیقت میں اس کی ماں نہیں ہو سکتی۔ ان کی مائیں وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہوئے۔ سو یہ ان کی بات نامعقول اور سراسر جھوٹ ہے اور خدا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں اور پھر رجوع کریں تو اپنی عورت کو چھونے سے پہلے ایک گردن آزاد کر دیں۔ یہی خدائے خبیر کی طرف سے نصیحت ہے اور اگر گردن آزاد نہ کر سکیں تو اپنی عورت کو چھونے سے پہلے دو مہینہ کے روزے رکھیں اور اگر روزے نہ رکھ سکیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاویں۔

سوال حضور انور نے دار ارقم کی کیا تاریخ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مکہ میں ایک تبلیغی مرکز قائم کیا جاوے جہاں مسلمان نماز وغیرہ کیلئے بے روک ٹوک جمع ہو سکیں اور امن و اطمینان اور خاموشی کے ساتھ باقاعدہ اسلام کی تبلیغ کی جا سکے۔ اس غرض کے لئے ایک ایسے مکان کی ضرورت تھی جو مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ چنانچہ آپؐ نے ایک نَومسلم ارقم بن ابی ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کوہِ صفا کے دامن میں واقع تھا۔ اس کے بعد تمام مسلمان یہیں جمع ہوتے، یہیں نماز پڑھتے، یہیں متلاشیان حق آتے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز اَور مسجدوں کی ہزاروں نمازوں سے بہتر ہے سوائے کعبہ کے۔

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9805: مَیں لبید احمد ولد مکرم طاہر احمد محمود صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8018 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد محمود العبد: لبید احمد گواہ: محمود احمد

مسل نمبر 9806: مَیں مظہر احمد خان ولد مکرم اشراق علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: نگلہ گھنوڈاکھانہ نگلہ دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مئی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: احمد سلیمان العبد: مظہر احمد خان گواہ: شہزاد احمد سی. کے

مسل نمبر 9807: مَیں عطاء القدوس ولد مکرم مبارک احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتا: سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: جماعت کیرنگ ڈاکھانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منیب احمد العبد: عطاء القدوس گواہ: شیخ سرور احمد

مسل نمبر 9808: مَیں ریاض احمد ولد مکرم محمد امین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سویل لائیز روڈ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاروق احمد شیخ العبد: ریاض احمد ٹھوکر گواہ: عبدالحیٔ ریشی

مسل نمبر 9809: مَیں مقیب الرحمن ولد مکرم سفر علی احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال، موجودہ پتا: سرائے طاہر (سول لائین روڈ) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/مارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محبوب احمد العبد: مقیب الرحمن گواہ: سید گلستان عارف

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

جلسہ سالانہ برطانیہ

منعقدہ 2 تا 4 اگست 2019 کی مختصر رپورٹ

2 /اگست 2019ء بروز جمعۃ المبارک (پہلا دن)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 2 /اگست 2019ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ برطانیہ کے 53 ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ ''حدیقۃ المہدی'' میں لوائے احمدیت لہرا کر جلسہ سالانہ کا رسمی افتتاح فرمایا اور بعدہ دعا کروائی۔ حضور انور نے 1 بجکر 11 منٹ پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ایم ٹی اے کی سمارٹ ٹی وی ایپ کا افتتاح: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 02 /اگست 2019ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں ایم ٹی اے کی نئی تیار ہونے والی ایپ کا تعارف بیان فرمایا اور نمازِ جمعہ کے بعد اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس: تلاوت قرآن کریم مکرم راشد خطّاب صاحب (آف کبابیر) نے کی، جس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب (ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن) نے سنایا۔ بعدہ مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی اور مکرم مصور احمد صاحب نے حضورؑ کے اردو منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ 5 بجکر 4 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

3 /اگست 2019ء بروز ہفتہ (دوسرا دن)

دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فیضان احمد راجپوت صاحب نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مجاہد جاوید صاحب نے نظم پیش کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے) نے بعنوان ''علمی ترقی کے ذرائع'' کی۔ دوسری تقریر مکرم ابراہیم نونن صاحب (مبلغ انچارج آئرلینڈ) نے بعنوان ''قرآن کریم کی بیان کردہ پیشگوئیاں'' کی۔ اس کے بعد مکرم صہیب احمد صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے) نے حضرت مسیح موعودؑ کے اردو نعتیہ کلام سے چند اشعار ترنم سے پیش کیے۔ اجلاس کی تیسری تقریر ''آنحضرت ﷺ کا اندازِ تربیت'' کے عنوان پر محترم فضل الرحمٰن ناصر صاحب (قائد تربیت مجلس انصار اللہ یوکے) نے کی۔ اجلاس کے آخر پر مکرم ندیم زاہد صاحب نے کلام طاہر سے ایک نظم پیش کی۔

مستورات کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 بجکر 4 منٹ پر خواتین کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور اجلاس کی کارروائی کا آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ ھبۃ النور جابی صاحبہ نے کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے پیش کیا۔ مکرمہ امۃ النور باجوہ صاحبہ نے کلام محمود سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اسکے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی بچیوں کو اعزازات سے نوازا۔ بعدہ حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ اجلاس کے بعد متعدد گروپس میں بچیوں اور خواتین نے ترانے پیش کیے۔

دوسرے دن بعد دوپہر کا اجلاس: دوسرے دن کے دوسرے اجلاس سے قبل مہمانوں کی تقاریر کے سیشن کا آغاز 3 بجکر 22 منٹ پر ہوا۔ اس کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خالد احمد منہاس صاحب نے کی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجکر 13 منٹ پر اسٹیج پر تشریف لائے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمود احمد وردی صاحب انچارج انڈونیشین ڈیسک یوکے نے کی۔ مکرم ناصر علی عثمان صاحب آف قادیان مقیم آئیرلینڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ چار بج کر 32 /منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور دوسرے دن بعد دوپہر کے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب 5 بجکر 52 منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے تحت جلسہ سالانہ کے موقع پر دی جانے والی ایک دعوت میں رونق افروز ہوئے۔ بعد ازاں حضور انور ریویو آف ریلیجنز کی نمائش پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے القلم پراجیکٹ اور نمائش کے لیے رکھی گئی دیگر چیزوں کو دیکھ کر ممبرانِ ٹیم کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

4 /اگست 2019ء بروز اتوار (تیسرا دن)

صبح ٹھیک 10 بجے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اردو ترجمہ مکرم وسیم الرشید صاحب (مربی سلسلہ سیرالیون) نے پیش کیا۔ مکرم رانا محمود الحسن صاحب (مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تبشیر) نے نظم پیش کی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ایاز محمود خان صاحب (مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے) نے بعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کا نصرتِ الٰہی پر کامل یقین'' کی۔ دوسری تقریر مکرم حماد خان صاحب (ڈائریکٹر میڈیکل سروسز ہیومینٹی فرسٹ) نے بعنوان ''خلافت جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان'' کی۔ تقریر کے بعد محمد اسحاق صاحب نے ایک نظم پیش کی۔ تیسری تقریر ''قرب الٰہی کے ذرائع'' کے عنوان پر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (نائب امیر یوکے و امام مسجد فضل لندن) نے کی۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے بعنوان ''جماعت احمدیہ کی 130 سالہ تاریخ پر ایک نظر'' کی۔

عالمی بیعت کی تقریب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 1 بجکر 7 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور بیعت کے لیے تیار کی گئی کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔ اس سال 26 ویں عالمگیر بیعت کی تقریب منعقد ہوئی جس میں ایک سو بیس ممالک کی تین سو قوموں سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ اڑسٹھ ہزار پانچ صد ستائیس (6,68,527) افراد نے شمولیت اختیار کی۔ بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور انور کی اقتدا میں سجدۂ شکر کیا جس کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اختتامی اجلاس: جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں مہمانانِ خصوصی کی تعارفی تقاریر پر مشتمل سیشن 3 بجکر 20 منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم حافظ طٰہٰ داؤد صاحب مربیٔ سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد مختلف ممالک سے آئے ہوئے معزز مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا اور اپنے ملکوں کی نمائندگی میں پیغامات پڑھ کر سنائے۔

اختتامی خطاب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2019ء کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز 4 بجکر 29 منٹ پر فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ مکرم فَرَج عودہ صاحب نے عربی قصیدے کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے اردو نظم پیش کی۔

بعد ازاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے ''**احمدیہ مسلم پیس پرائز**'' کا اعلان کیا۔ امسال اس انعام کی حق دار محترمہ Barbra Hofmann صاحبہ قرار پائیں جن کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے ہے۔ انہوں نے پسماندہ علاقوں میں بچوں کی بہبود کے لیے فلاحی کام کیے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو اسنادِ امتیاز اور میڈلز عطا فرمائے۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کے لیے منبر پر تشریف لائے اور سب حاضرین و سامعین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب 6 بجکر 56 منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں مختلف گروپس کی صورت میں عربی، اردو، انگریزی، بنگلہ، پنجابی وغیرہ مختلف زبانوں میں احباب نے اپنے پیارے امام سے محبت اور عقیدت پر مشتمل ترانے پیش کیے۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شام 7 بجکر 20 منٹ پر اپنے تمام عشّاق کو ہاتھ اٹھا کر الوداعی ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ'' کا تحفہ عطا فرمایا اور دعا دی ''اللہ حافظ ہو'' اس طرح کروڑوں رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹے ہوئے یہ جلسہ سالانہ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

خواتین کا خصوصی اجلاس: 3 /اگست 2019 بروز ہفتہ خواتین کا خصوصی اجلاس محترمہ حضرت سیدہ آپا امۃ السبوح صاحبہ (حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوتِ قرانِ کریم مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ نے کی۔ اردو نظم ارم ملک صاحبہ نے پیش کی۔ بعدہ تین تقاریر بعنوان (1) ''تاریکی سے روشنی کی طرف میرا روحانی سفر'' (2) ''احمدی خواتین کا تبلیغ اور تربیت میں کردار'' اور (3) ''نماز فلاح اور نجات کا ذریعہ'' ہوئیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 /مئی 2019ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ لبیبہ ندرت کا ہے جو حمید احمد بھٹی صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم وجاہت احمد (طالبعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو حفاظت احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں، لڑکی کی طرف سے مبارک احمد بھٹی صاحب اور لڑکے کی طرف سے طاہر محمود مبشر صاحب وکیل ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ صنوبر منان کا ہے جو میاں مقصود منان صاحب (کارکن ایم ٹی اے یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عمر محمد رزاق ابن میاں ظفر احمد رزاق صاحب (امریکہ) کے ساتھ پچیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ فرحت کا ہے جو فرحت اللہ ضیاء صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم محمد احمد شاہد ابن شاہد احمد صاحب (ناروے) کے ساتھ نو ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل ان کے دادا چوہدری ضیاء اللہ صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور ان تینوں نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 /جولائی 2019)

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851 9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29/مئی 2019ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆**مکرمہ ضیاء السلام صاحبہ**
اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد بھلی صاحب ایڈووکیٹ مرحوم (آف سیالکوٹ، حال مانچسٹر، یو.کے)

25/مئی 2019ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 2018ء میں اپنے میاں کے ساتھ یوکے آئی تھیں۔ پسرور میں 28 سال تک اپنی مجلس میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنا گھر نماز جمعہ اور عیدین کیلئے وقف کیا ہوا تھا نیز مربیان کی رہائش کیلئے بھی ایک کمرہ دیا ہوا تھا۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ نمازوں کی پابند، انتہائی مہمان نواز، ملنسار، غریب پرور، خدا ترس اور منفرد شخصیت کی مالک ایک باوفا خاتون تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم بشیر احمد شاہد صاحب (شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ)

6/اپریل 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت ان کے چھوٹے چچا کے ذریعہ آئی۔ بعد میں ان کے والد اور دادا نے احمدیت قبول کی۔ قادیان میں آپ کے چچا کا کاروبار ''لاہوریاں دی ہٹی'' کے نام سے مشہور تھا۔ مرحوم خلافت سے بہت پیار کرنے والے فدائی احمدی تھے۔ خلافت کی ہر تحریک پر خود بھی اور بچوں سے بھی عمل کرواتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بہت لگاؤ تھا۔ کاروبار کے اختتام پر اپنی زندگی کو جماعت کی خدمت کے لیے وقف کردیا تھا اور 20 سال تک دفتر نمائش ربوہ کے انچارج کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ (ربوہ)

4/مئی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی ایک نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم عبدالقیوم کھوکھر صاحب (جرمنی)

11/اپریل 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم عبدالعزیز کھوکھر صاحب مرحوم (کارکن وکالت مال ثانی) کے بڑے بیٹے تھے۔ جماعت جرمنی میں مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ گروس گیراؤ اور ایشرز ہائم کے صدر جماعت رہے۔ وفات سے قبل انسپکٹر بیت المال کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم صفدر حسین عباسی صاحب (کارکن رقیم پریس یوکے) کے بہنوئی تھے۔

(4) مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ
بنت مکرم محمد احسن قریشی صاحب (ربوہ)

24/فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایم اے عربی کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے جامعہ نصرت ربوہ میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اسی دوران آپ کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں نائب سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت واصلاح وارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ نیز صد سالہ جشن کی تقریبات کی نگران رہیں۔ اس تمام عرصۂ خدمت کے دوران آپ کو حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کا خصوصی اعتماد اور شفقت ومحبت حاصل رہی۔ مختلف دورہ جات میں ان کی ہمرکابی کا شرف بھی حاصل رہا۔ 1993ء سے 2003ء تک عائشہ دینیات اکیڈمی ومدرسۃ الحفظ طالبات کی پرنسپل رہیں۔ مرحومہ خوش اخلاق، خوش گفتار، خوش لباس اور اعلیٰ ادبی ذوق کی حامل تھیں۔ آپ کے بھائی مکرم محمد اسلم قریشی صاحب (مربی سلسلہ) کو ٹرینیڈاڈ میں شہادت نصیب ہوئی جس کو آپ کے خاندان نے بڑی ہمت وحوصلہ سے برداشت کرتے ہوئے اپنے لیے ایک اعزاز سمجھا۔

(5) مکرمہ مختاراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب (دارالنصر شرقی نور، ربوہ)

24/فروری 2019ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک مخلص اور محنتی خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد محمود صاحب واقف زندگی ہیں اور آج کل صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم شیخ اسلام احمد صاحب
ابن مکرم شیخ سبحان علی صاحب (گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

23/مارچ 2019ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا مکرم شیخ برکت علی صاحب نے رؤیائے صادقہ کے ذریعہ احمدیت قبول کی اور آپ کے نانا مکرم شیخ علی گوہر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی نشانیاں دیکھ کر خود تحقیق کرکے احمدی ہوئے۔ مرحوم نے بیس سال آرمی میں سروس کی اور کئی اعزازات حاصل کیے۔ بہت ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ نماز باجماعت کا باقاعدگی سے اہتمام کرتے اور ہر ایک کے کام آتے تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔ نظام جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا اور جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کرتے تھے۔

(7) مکرمہ امۃ الشکور فرزانہ صاحبہ
اہلیہ مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب (اسلام آباد)

9 مئی 2019ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت سید سعد محمد صاحب نے خط کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ جبکہ آپ کے نانا مکرم سید سعید احمد صاحب واقف زندگی تھے۔ انہوں نے فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی اور جب وہ ختم ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں سندھ میں کاٹن فیکٹری میں بھیج دیا۔ مرحومہ نے اپنے میاں کے ساتھ مل کر مختلف جماعتی خدمتوں میں معاونت کی توفیق پائی۔ وقف نو کی کلاسوں میں ریفریشمنٹ کا اہتمام بڑے شوق سے کیا کرتی تھیں۔ صدقہ وخیرات کرنے والی، مہمان نواز، خلافت کی شیدائی، نیک مخلص اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ بچوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید سلمان حیدر صاحب (مربی سلسلہ جہلم شہر) کی والدہ تھیں۔

(8) مکرم رانا افضال احمد خان صاحب
نمبردار (549EB ضلع وہاڑی)

26/مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد حضرت احمد علی خان صاحب اور دادا حضرت چوہدری نجابت علی خان صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم بہت دین دار، امانت دار، مہمان نواز اور بہت اچھے اخلاق کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور لٹریچر کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے۔ لمبا عرصہ مقامی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیز 62 سال اپنے گاؤں کے نمبردار بھی رہے۔ آپ کو سخت مخالفت کا بھی سامنا رہا لیکن ہمیشہ بڑی بہادری اور جوانمردی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

یادرکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالبِ دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جاسکتا، مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ارشادِ نبوی ﷺ
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS

IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES

SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176

Oxygen Nursery

All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 63)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل
جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے
کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/فروری 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

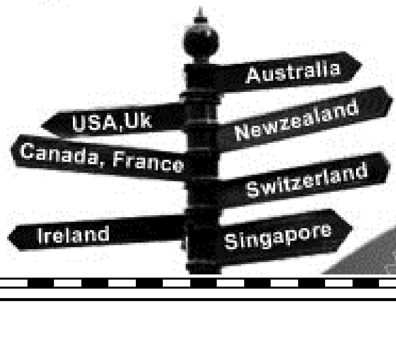

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 3 - October - 2019 Issue. 40

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت تمام انسانوں کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ تک اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے ہی پہنچا جاسکتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍ستمبر 2019 بمقام جلسہ گاہ ہالینڈ، نن سپیٹ

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور کئی سال بعد مجھے بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے کہ آپ کے جلسہ میں شامل ہُوں۔ گزشتہ چند سالوں میں ہالینڈ میں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے لوگ پاکستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ کچھ نئے لوگ بھی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ بہرحال دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح ہالینڈ کی جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ نئے سینٹرز بنے ہیں اور مسجد بھی تعمیر ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں یہ تعداد میں اضافہ یا مشن اور سینٹرز بنانا یا مسجد تعمیر کرنا اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب ان کے مقاصد کو پورا کیا جائے۔ پس یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ دیکھے اور تلاش کرے کہ وہ کیا مقاصد ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر پورے کرنے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ پچھلے چند سالوں میں بہت سے احمدی ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔ کیوں ہجرت کر کے آئے ہیں؟ اس لئے کہ خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کو مذہبی آزادی نہیں ہے۔ احمدیوں کو مذہب کے نام پر تنگ کیا جاتا ہے۔ ان کے حقوق سلب کئے جاتے ہیں۔ مسجدیں بنانا تو ایک طرف لوگوں کی تربیت کے لئے جلسے اور اجتماع کرنے سے بھی روکا جاتا ہے بلکہ گھروں میں بھی قانون کی رو سے ہم نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ عید قربان پر ہم جانوروں کی قربانی نہیں کر سکتے۔ قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ مقدمے ہو جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو جو اِن پابندیوں سے آزاد ہو کر یہاں زندگی گزار رہا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی روحانی علمی اور اخلاقی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق نہیں اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے اظہار پہلے سے بڑھ کر ہم سے ظاہر نہیں ہو رہے تو اس آزادی کا کیا فائدہ ہے؟ ان جلسوں میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ مساجد کی تعمیر کا کیا فائدہ ہے؟ حقیقی فائدہ تو ہمیں اس آزادی کا تبھی ہوگا جب ہم بیعت کا حق ادا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے اور اپنی بیعت میں آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

پس بڑا واضح ارشاد ہے کہ میری بیعت میں آ کر صرف زبانی دعوے تک نہ رہو بلکہ مخلصین میں شامل ہو جاؤ اور اخلاص اور وفا میں اس وقت ترقی ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہو۔ اس لئے شرائط بیعت میں بھی آپ نے یہ شرط رکھی ہے کہ بیعت کرنے والا قال اللہ اور قال الرسول کو ہر معاملے میں دستور العمل قرار دے گا۔ پس یہ جلسے اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تا کہ بار بار ہمیں اس بات کی یاد دہانی ہوتی رہے کہ ہماری بیعت کا مقصد کیا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ دنیا کی محبت بالکل نکل جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس پر غالب آ جائے اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے اور جب ہم نے عہد بیعت کیا ہے تو یہ جدوجہد کرنی چاہئے اور کرنی پڑے گی۔

پھر جس بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے وہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔ آپ نے واضح فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام انسانوں کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ تک اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔ آپ کے حکموں پر عمل کر کے اور آپ کی سنت پر چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت اور انجام بخیر ہونے کا وسیلہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کے محبوب بننے کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد لا شریک خدا کی تلاش ہونا چاہئے یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم نے صرف واحد اور لاشریک خدا کی تلاش کرنی ہے کسی اور چیز کی تلاش نہیں کرنی کسی اور کو اللہ کے مقابلے پر کھڑا نہیں کرنا۔ فرمایا شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہیں بننا چاہئے فرمایا دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہوسکتا۔

پھر فرمایا اپنے اندر حالت انقطاع پیدا کرو یعنی ایسی حالت پیدا کرو جو دنیا کے لہو ولعب اور چکا چوند سے تمہیں علیحدہ کر دے۔ تمہارا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تابع ہو جائے یقیناً دنیا کمانا اور دنیا کے کام اور کاروبار کرنا یہ منع نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہی ان کا حکم دیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی کاروبار کرتے تھے تجارتیں کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی محبت ان پر غالب تھی اور وہ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق بھی ادا کرنے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکموں کی پیروی بھی کرنی ہے۔ انہیں یہ فکر ہوتی تھی کہ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جائے جس سے ہمارا محبوب ہم سے ناراض ہو۔

حضور انور نے فرمایا: جلسے کے روحانی ماحول سے فیض اٹھانے کے لئے اور اپنی عملی حالتوں میں بہتری لانے کے لئے ہی ہم ان تین دنوں کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ پس یہ ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور یہی ہماری سوچ ہونی چاہئے کہ ہمارے یہاں تین دن جمع ہونے کا مقصد کیا ہے یہی کہ اس روحانی ماحول سے فیض اٹھائیں اپنی عملی حالتوں میں بہتری لانے کی کوشش کریں اور اپنی برائیوں کو دور کریں ذکر الٰہی اور استغفار کی طرف ہم توجہ دیں۔ عقلمندی کا تقاضا تو یہی ہے کہ ان تین دنوں کو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر سمجھا جائے اور ہماری عملی حالتوں میں جو کمیاں ہو گئی ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جلسے کا مقصد ایمان اور یقین میں ترقی ہے۔ معرفت میں بڑھنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ دنیاوی میلوں کی طرح کا میلہ نہیں ہے کہ ہم اکٹھے ہو گئے اور شور وغل کر دیا اور اپنی تعداد ظاہر کر دی یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو مرد کو بھی عورت کو بھی جوان کو بھی بوڑھے کو بھی اس طرف توجہ رکھنی چاہئے کہ اس کا ایمان اور یقین اور معرفت بڑھے تا کہ خدا اور اس کے رسول کی محبت میں اضافہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا ان ملکوں میں آ کر ہمیں اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بعض دفعہ کشائش نیکیوں کے کرنے میں روک بن جاتی ہے۔ حالات بہتر ہوتے ہیں تو آدمی بھول جاتا ہے اپنے ماضی کو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فلاں دنیاوی کام اگر ہم نے نہ کیا تو ہمیں نقصان ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رزق دینے والا میں ہوں۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی کہ اس حقیقت کو سمجھو کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کی جائے یہ اصل چیز ہے۔ جب ذاتی محبت سے عبادت ہوگی تو دنیاوی غرضیں سب ختم ہو جائیں گی۔ پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حقیقت ظاہر ہوگی اور جب دنیاوی غرضیں ختم ہو جائیں گی تو خدا پھر ایسے ایسے ذرائع سے رزق دے گا کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا○وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے کوئی نہ کوئی ایسی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ میرا تو اعتماد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا ہے سوائے اس کے کہ خود کوئی بدقسمتی سے ایسے اعمال کرلے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبت الٰہی ہی کی کمند کو باقی رہنے دو۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے بنو کہ تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ اور میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہئے اور صرف اس غرض کے لئے سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ باتیں ہمیں غور اور فکر میں ڈالنے والی ہونی چاہئیں کہ کس طرح ہم اپنی زندگی کو حاصل کرنے والے بنیں۔ صرف اس ورلی زندگی کی فکر نہ کریں۔ ہماری سوچیں ہماری محنت صرف اس دنیا کو حاصل کرنے میں صرف نہ ہو جائے بلکہ ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لانے والے ہوں۔ ان ملکوں میں آ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ ہمارے ارادے اور ہماری خواہشات اَور ہی اَور نہ ہوں بلکہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے بنتے ہوئے اپنی پیدائش کا حق ادا کرنے والے بنیں اور اس زمانے میں جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اس کو پورا کرنے والے بنیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اسے دنیاوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں ہے۔ زبانوں پر کچھ اور ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ فرمایا کہ یہود میں خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی تو مسیح آیا تھا اور اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھی بھیجا گیا ہوں کہ ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس آج ہمارا کام ہے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھائیں وہاں اپنے اندر ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اس معاشرے کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کریں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad